دینِ اسلام ہوگا[1] اور مذہب[2] ایک مذہب اہلِ سنّت ۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے[3] اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، چالیس برس تک اِقامت فرمائیں گے، نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعدِ وفات روضۂ انور میں دفن ہونگے[4]۔

(۲۳) حضرت امام مَہدی کا ظاہر ہونا:

اِس کا اِجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اُس وقت تمام اَبدال[5] بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام رہے گا[6] اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، اَبدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے، اور حضرت امام مَہدی بھی وہاں ہوں گے، اولیاء اُنہیں پہچانیں گے، اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی:

هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَأَطِيْعُوْهُ

''یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو''۔

تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے[7]۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے

۱...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب فتنة الدجّال و خروج عيسى ... إلخ، الحديث ٤٠٧٧، ص٢٧٢٤، ملخّصاً.

۲......طریقہ ومَشرب۔

۳...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب فتنة الدجّال و خروج عيسى... إلخ، الحديث ٤٠٧٧، ص٢٧٢٤، مختصراً.

۴......"مرقاة المفاتيح"، كتاب الفتن، باب نزول عيسى عليه السلام، الفصل الثالث، الحديث ٥٥٠٨، ج٩ ص٤٤٣، مختصراً.

۵......اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے اور یہ صالحین کی وہ جماعت ہے جن سے دنیا کبھی خالی نہیں رہتی۔

۶......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان أنّ الإسلام بدأ غريباً و سيعود غريباً... إلخ، الحديث ٣٧٣، ص٧٠٢، ملتقطاً۔

"الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المَهدي، ج٢، ص٩٨/٩٩، ملخّصاً.

۷...... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المَهدي، ج٢، ص ٧١، ٧٣، ٨٩، ٩١، ملخّصاً۔

کر ملکِ شام کو تشریف لے جائیں گے [1]۔ بعد قتلِ دَجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکمِ الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جاؤ؛ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

(۲۴) یاجُوج و ماجُوج کا خروج: مسلمانوں کے کوہِ طور پر جانے کے بعد یاجُوج و ماجُوج ظاہر ہوں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بُحیرۂ طَبَرِیَّہ [2] پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی اُس کا پانی پی کر اس طرح سُکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی نہ تھا [3]۔ پھر دنیا میں فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا، آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریں گے [4]۔ یہ اپنی اِنہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو (۱۰۰) اشرفیوں کی نہیں، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک دَم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین اُن کی لاشوں اور بدبُو سے بھری پڑی ہے، ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں،

۱...... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المَهدى، ج۲، ص۸۹، ملخّصاً.

۲...... یہ ایک چھوٹا دریا ہے، جس میں بہُت سی نہروں کا اضافی پانی جمع ہوتا ہے اور ''اُردن'' کے لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں، اِس بحیرہ طبریہ اور ''بیت المقدس'' کے درمیان تقریباً پچاس میل کا فاصلہ ہے۔
(''معجم البلدان''، ج۱، ص۲۷۹)۔

۳......''صحیح مسلم''، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب ذكر الدجّال، الحديث:۷۳۷۳، ص۱۱۸۷، مختصراً.

۴......''سنن ابن ماجه''، أبواب الفتن، باب فتنة الدجّال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يأجوج مأجوج، الحديث:۴۰۷۹، ص۲۷۲۴، مختصراً.

اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہے گا پھینک آئیں گے، اور اُن کے تیر وکمان وتَرکش [1] کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے، پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی، اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُ گا اور اپنی برکتیں اُگل دے [2]، اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے، تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی، اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے، اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہو گا، اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو، اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا [3]۔

(۲۵) دُھواں ظاہر ہوگا: جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہوجائے گا [4]۔

(۲۶) دابۃ الارض کا نکلنا: یہ ایک جانور ہے، اِس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتریٔ سلیمان علیہما السلام ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبّا، اُس وقت تمام مسلم وکافر علانیہ ظاہر ہوں گے [5]۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا، اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

(۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا: اِس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا، اُس وقت کا اسلام معتبر نہیں [6]۔

۱......تیردان، تیر رکھنے کا خانہ۔

۲......"جامع الترمذي"، أبواب الفتن، باب ما جاء في فتنة الدجّال، الحديث: ۲۲۴۰، ص۱۸۷۷، ملتقطاً.

۳......"صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، ذكر الدجّال، الحديث: ۷۳۷۳، ص۱۱۸۶، ملخّصاً.

۴......"مرقاة المفاتيح"، كتاب الفتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجّال، ج۹، ص۳۶۶، ملخّصاً.

۵......"سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب دابّة الأرض، الحديث: ۴۰۶۶، ص۲۷۲۲.

۶......المرجع السابق، باب طلوع الشمس من مغربها، الحديث: ۴۰۷۰.

(۲۸) وفاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامِ قیامت[1] کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی، اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، اور اُنہیں پر قیامت قائم ہوگی[2]۔

یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں، اِن میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں، جب نشانیاں پوری ہولیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عُمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا[3] کوئی اپنی دیوار لیستا[4] ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً[5] حضرت اسرافیل علیہ السلام کوصُور پھُونکنے کا حکم ہوگا، شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے[6] آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صُور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے، اُس وقت سوا اُس واحدِ حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا:

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾[7]...؟!

۱...... قیامت قائم ہونے۔

۲...... "صحیح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجّال، الحديث ۷۳۷۳، ص۱۱۸۷، ملتقطاً.

۳......المرجع السابق، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان،الحديث:۳۷۵، ص۷۰۲، ملخّصاً.

۴...... پلستر کرتا۔ ۵...... اچانک۔

۶......"صحیح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في خروج الدجّال ومكثه في الأرض... إلخ، الحديث: ۷۳۸۱، ص۱۱۸۸، ملتقطاً. ۷...... پ۲۴، غافر: ۱۶۔

آج کس کی بادشاہت ہے...؟! کہاں ہیں جبّارین...؟! کہاں ہیں متکبرین...؟! مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا۔

﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (۱)

''صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے''۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل کو زندہ فرمائے گا، اور صُور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، ملائکہ و اِنس و جن وحیوانات موجود ہو جائیں گے (۲) سب سے پہلے حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قبر مبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ دَہنے ہاتھ میں صدیقِ اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، پھر مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے (۳)۔

عقیدہ (۱): قیامت بیشک قائم ہوگی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے (۴)۔

عقیدہ (۲): حشر صرف رُوح کا نہیں، بلکہ روح وجسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے (۵)۔

عقیدہ (۳): دنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، الحديث: ۷۰۵۱، ص۱۱٦٤، ملخّصاً۔
"شعب الإيمان"، باب في حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم، فصل في صفة يوم القيامة، الحديث: ۳۵۳، ج۱، ص۳۱۲/۳۱۳، ملخّصاً.

۲...... "شعب الإيمان"، باب في حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم، فصل في صفة يوم القيامة، الحديث: ۳۵۳، ج۱، ص۳۱۳، ملخّصاً.

۳......"جامع الترمذي"، أبواب المناقب، باب أنا أوّل من تنشقّ عنه الأرض، ثم أبو بكر وعمر، الحديث: ۳٦۹۲، ص۲۰۳۲، "مرقاة المفاتيح"، كتاب صفة القيامة والجنّة والنّار، باب الحشر، الفصل الأوّل، ج۹، ص ٤۷۳، ملخّصاً.

۴...... "شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، فصل في المرض والموت، والقيامة، ص۱۹۵، ملخّصاً.

۵......المرجع السابق، الإيمان بالبعث بعد الموت، ص۱۲/۱۳، ملخّصاً.

ہوگا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے [1]۔

عقیدہ (۴): جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے، اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں، مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا [2] قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناخَتْنہ شُدہ اٹھیں گے [3] کوئی پیدل، کوئی سوار، اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے، اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے [4]۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا [5] کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی [6]۔ یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا [7]۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے، اُس دن زمین تانبے کی ہوگی، آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ راویٔ حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سُرمہ کی سلائی ہے یا میلِ مُسافت، اگر میل مسافت [8] بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے...؟! کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے، اور اِس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے، پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے، اُس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور اُس کا منہ اِس طرف کو ہوگا، تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا...؟! اور اَب مٹی کی زمین ہے، مگر

۱...... المرجع السابق. ۲...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث البعث، ص۱۰۲۔

۳...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون... إلخ، الحديث: ۷۱۹۸، ص۱۱۷٤، مختصراً.

۴...... المرجع السابق، الحديث: ۷۲۰۲.

۵...... المرجع السابق، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، يحشر الكافر على وجهه، الحديث ۷۰۸۷، ص۱۱٦٦، ملخّصاً.

٦...... "مشكاة المصابيح"، كتاب صفة القيامة، باب الحشر، الفصل الثالث، الحديث ٥٥٤٨، ج۳، ص۲۰۲، مختصراً.

۷...... "كنز العمّال في سنن الأقوال والأفعال"، كتاب القيامة/ قسم الأقوال، الجزء١٤، ص١٥٥، ملخّصاً.

۸...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفة يوم القيامة، أعاننا اللّٰه على أهواله، الحديث: ۷۲۰٦، ص۱۱۷٤، ملتقطاً.

گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس وقت جب تانبے کی ہوگی، اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا، اُس کی تپش کون بیان کر سکے... ؟! اللہ پناہ میں رکھے، بھیجے کھولتے ہوں گے، اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے گا[1] پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا[2]۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے[3] جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب طیار ہو کر آئیں گے، اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے، اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو[4] وعلی هذا القیاس، پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے[5] ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا... ! حضرت

۱...... "صحیح البخاري"، کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالی: ﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ... إلخ﴾، الحدیث: ۶۵۳۲، ص۵۴۸، مختصراً.

۲...... "المسند" للإمام أحمد، مسند الشامیین، حدیث عقبة بن عامر الجهني، الحدیث: ۱۷۴۴۴، ج۶، ص۱۴۶، ملخصاً۔

"تاریخ بغداد أو مدینة السلام"، في ترجمة: ۶۳۹۱، علي بن عبدالملك، ج۱۲، ص۲۷، مختصراً.

۳...... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب إثم مانع الزکاة، الحدیث: ۲۲۹۰، ص۸۳۳، مختصراً.

۴...... المرجع السابق، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدّي الزکاة، الحدیث: ۲۳۰۰، ص ۸۳۴.

۵...... پ ۳۰، عبس: ۳۴۔ ۳۶.

آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کرینگے کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نوسو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، ولیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے[1] غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا[2] قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہلِ محشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو اِن مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور جنت میں رہنے کو جگہ دی[3] اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُنکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اِس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض اُفتاں وخیزاں کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور اپنی چُنی ہوئی روح آپ میں ڈالی، اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں[4] مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج ربّ عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اَور کے پاس جاؤ! لوگ

۱...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قصة يأجوج ومأجوج، الحديث: ٣٣٤٨، ص٢٧١، مختصراً.
۲...... پ۲۹، المعارج: ٣.
۳...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب: الأرواح جنود مجندة، الحديث: ٣٣٤٠، ص٢٦٩، ملخّصاً.
۴...... المرجع السابق، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ... إلخ﴾، الحديث: ٧٤٤٠، ص٦٢٠، مختصراً.

عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں ...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ؛ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے، لوگ اِسی حالت میں حضرت نُوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ: آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اَور کے پاس جاؤ! عرض کریں گے کہ: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ؛ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ خلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے ربّ نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی! جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو! وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم! اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتحِ باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اَور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں! ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں، اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں (۱)۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے:

۱...... المرجع السابق، کتاب التفسیر، باب: ﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾، الحدیث: ۴۷۱۲، ص ۳۹۳، ملخصاً.

((أَنَا لَهَا))[1] میں اس کام کے لیے ہوں، ((أَنَا صَاحِبُكُمْ))[2] میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا:

((يَامُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَه وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ))[3]

''اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے''۔

دوسری روایات میں ہے:

((وَقُلْ! تُطَعْ))

''فرماؤ! تمہاری اطاعت کی جائے''۔

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے[4]۔ اَب تمام انبیاء اپنی امّت کی شفاعت فرمائیں گے[5]، اولیائے کرام، شہداء، علماء،

۱...... "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب عن النبي ﷺ، الحديث: ٢٥٤٦، ج١، ص٦٠٤، مختصراً.

۲...... "المعجم الكبير" للطبراني، أبو عثمان النهدي عن سلمان رضي الله تعالى عنه، عاصم بن سلمان الأحول... إلخ، الحديث: ٦١١٧، ج٦، ص٢٤٨، مختصراً.

۳...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب كلام الربّ تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحديث: ٧٥١٠، ص٦٢٦، مختصراً،

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب أدنى اهل الجنّة منزلة فيها، الحديث: ٤٧٥، ص٧١٤، مختصراً.

۴...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب كلام الربّ تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحديث: ٧٥١٠، ص٦٢٦، ملتقطاً.

۵...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب ذكر الشفاعة، الحديث: ٤٣١٣، ص٢٧٣٩، ملخّصاً.

حفاظ، حجاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا[1]، علماء اُن تک کی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ (۵): حساب حق ہے، اعمال کا حساب ہونے والا ہے[2]۔

عقیدہ (۶): حساب کا منکِر کافر ہے، کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ خُفیۃً[3] اُس سے پوچھا جائے گا، تو نے یہ کیا اور یہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں اے رب! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے گا، اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے، فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں[4]۔ اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہو گی، جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاک ہوا[5]۔ کسی سے فرمائے گا: اے فُلاں! کیا میں نے تجھے عزّت نہ دی...؟! تجھے سردار نہ بنایا...؟! اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخّر نہ کیا...؟! ان کے علاوہ اَور نعمتیں یاد دلائے گا، عرض کرے گا: ہاں! تُو نے سب کچھ دیا تھا، پھر فرمائے گا: تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ عرض کرے گا کہ نہیں، فرمائے گا: تو جیسے تُو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تُو نے کیا کیا؟ عرض کرے گا: تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان

۱...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأدب، باب فضل صدقة الماء، الحديث: ٣٦٨٥، ص٢٦٩٦، ملخّصاً.

۲......"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص١٠٤، ملخّصاً.

۳......پوشیدہ۔

۴......"النبراس شرح شرح العقائد"، وقراءة الكتاب حق، ص٢١٧، ملخّصاً۔
"صحيح البخاري"، كتاب المظالم، باب قول الله تعالى: ﴿أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾ ... إلخ، الحديث: ٢٤٤١، ص١٩٢، مختصراً.

۵...... "البحر الزخار" المعروف بـ"مسند البزار"، مسند عبد الله بن الزبير رضي الله تعالى عنهما، عمرو بن دينار عن ابن الزبير، الحديث: ٢١٩٨، ص٦٠٠، ملخّصاً.

لایا، نماز پڑھی، روزے رکھے، صدقہ دیا، اور ان کے علاوہ جہاں تک ہوسکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا، ارشاد ہوگا: تو اچھا تُو ٹھہر جا! تجھ پر گواہ پیش کئے جائیں گے، یہ اپنے جی میں سوچے گا: مجھ پر کون گواہی دیگا... ؟! اس وقت اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اَعضا کو حکم ہوگا بول چلو! اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں، گوشت پوست، ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا، وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا[1]۔ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: میری اُمّت سے ستّر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار، اور ربّ عزوجل ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جانے[2]۔ تہجد پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے[3] اس امت میں وہ شخص بھی ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے، وہ سب کھولے جائیں گے، ربّ عزوجل فرمائے گا: ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟ میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا: نہیں اے ربّ! پھر فرمائے گا: تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا: نہیں اے رب! فرمائے گا: ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا، اُس وقت ایک پرچہ جس میں "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" ہوگا نکالا جائے گا، اور حکم ہوگا جا تُلوا، عرض کرے گا: اے ربّ! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلّے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا[4] بالجملہ اس کی رحمت کی

۱...... "صحیح مسلم"، کتاب الزهد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنّة للکافر، الحدیث: ۷۴۳۸، ص۱۱۹۲، مختصراً.

۲...... "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حدیث أبي أمامة الباهلي، الحدیث: ۲۲۳۶۶، ج۸، ص۳۰۶.

۳......"مشکاة المصابیح"، کتاب صفة القیامة والجنّة والنّار، باب الحساب والقصاص والمیزان، الحدیث: ۵۵۶۵، ص۲۰۷، ملخّصاً.

۴...... "جامع الترمذي"، أبواب الإیمان، باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد أن لا إله إلّا اللّٰه، الحدیث:=

کوئی انتہا نہیں، جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

عقیدہ (۷): قیامت کے دن ہر شخص کو اُس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا بایاں ہاتھ اس سے پسِ پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا[۱]۔

عقیدہ (۸): حوضِ کوثر کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اِس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قبّے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اور مشک سے زیادہ پاکیزہ، اوراس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، جو اس کا پانی پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا دوسرا چاندی کا[۲]۔

عقیدہ (۹): میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے[۳] نیکی کا پلّہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اُٹھے، دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے[۴]۔

عقیدہ (۱۰): حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اللہ عزوجل مقامِ محمود عطا فرمائے گا، کہ

= ۲۶۳۹، ص۱۹۱۸.

۱...... "النبراس شرح شرح العقائد"، وقراءة الكتاب حق، ص۲۱٦، ملخّصاً.

۲...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حق والصراط حق، والجنّة حق والنّار حق، ص۱۰۵، ملخّصاً۔
"صحيح مسلم"، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، الحديث: ۵۹۷۱، ۵۹۸۹، ۵۹۹۰، ص۱۰۸٤/۱۰۸۵، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص۱۰۳، ملخّصاً۔
"النبراس شرح شرح العقائد"، والوزن حق، ص۲۱۵، ملخّصاً.

۴...... "كنز العمّال"، كتاب القيامة، قسم الأقوال، الميزان، الحديث: ۳۹۰۱۷، الجزء۱٤، ص۱٦۵، ملخّصاً.

تمام اوّلین وآخرین حضور کی حمد وستائش کریں گے[1]۔

عقیدہ (۱۱): حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں، تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اِسی کے نیچے ہوں گے[2]۔

عقیدہ (۱۲): صراط حق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاء ومرسلین، پھر یہ امت پھر اُور امّتیں گزریں گی[3] اور حسبِ اختلافِ اعمال پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا، اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے، اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے[4] اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے[5]، اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا۔ اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے[6] (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑلیں گے، مگر بعض تو زخمی ہوکر نجات پا جائیں گے، اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے[7] اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہلِ محشر تو پُل پر سے گزرنے میں مشغول، مگر وہ بے

۱...... "تفسير القرآن العظيم" لابن كثير، سورة الإسراء، ج۳، ص۶۲، ملخّصاً۔
"المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن مسعود، الحديث:۳۷۸۶، ملخّصاً۔

۲...... "الترغيب والترهيب من الحديث الشريف"، كتاب البعث وأهوال يوم القيامة، فصل في الشفاعة وغيرها، الحديث: ۱۰۲، ص۲۳۸، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حق والصراط حق، والجنّة حق والنّار حق، ص۱۰۵، ملخّصاً۔
"صحيح مسلم"، كتا ب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحديث: ۴۵۱، ص۷۱۰، ملخّصاً.

۴...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحديث: ۴۵۴، ص۷۱۱/۷۱۰، ملخّصاً.

۵...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۲۰۰، ج۴، ص۵۱، ملخّصاً.

۶...... کانٹے۔

۷...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب طريق معرفة الرؤية، الحديث: ۴۵۱، ص۷۱۰، ملخّصاً.

گناہ، گناہگاروں کا شفیع پُل کے کنارے کھڑا ہوا بکمالِ گریہ وزاری اپنی امّتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کر رہا ہے: ((رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ))[1] الٰہی ان گناہگاروں کو بچالے بچالے!، اور ایک اسی جگہ کیا، حضور اُس دن تمام مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزان تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے، اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں[2] پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں، اور وہاں سے پُل پر رونق افروز ہوئے، اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ اُنہیں کی دُوہائی، ہر شخص اُنہیں کو پکارتا، اُنہیں سے فریاد کرتا ہے۔ اور اُن کے سوا کس کو پکارے ...؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پُوچھے، صرف ایک یہی ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں، اور تمام عالم کا بار اِن کے ذمّے۔

"صَلَّى اللّٰه تعالى عليه وَعلى آلِه وأَصْحابِهِ وَبارَكَ وَسَلَّم، اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ أَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاهِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ، اٰمِيْنَ!

یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے، جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا، جس کے مصائب بے شمار ہوں گے، مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صَرف ہوا جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صَرف ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم[3] یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا:

﴿وَمَآ أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ﴾[4]

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنّة منزلةً فيها، الحديث: ٤٨٢، ص٧١٥، ملخّصاً.

۲...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب شأن الصراط، الحديث: ٢٤٣٣، ص١٨٩٦، ملخّصاً.

۳...... "مشكاة المصابيح"، كتاب صفة القيامة والجنّة والنار، باب الحساب والقصاص والميزان، الفصل الثالث، الحديث: ٥٥٦٣، ٥٥٦٤.

۴...... پ١٤، النحل: ٧٧.

''قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا، بلکہ اس سے بھی کم''۔ سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روز نعمت ملے گی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہے[1] کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں، جسے ایک بار دیدار میسّر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا، کبھی نہ بھولے گا[2]، اور سب سے پہلے دیدارِ الٰہی، حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ہوگا۔

یہاں تک تو حشر کے اہوال و احوال مختصراً بیان کیے گئے، ان تمام مرحلوں کے بعد اسے ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے، کسی کو آرام کا گھر ملے گا، جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں، اس کو جنت کہتے ہیں۔ یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں، اسے جہنم کہتے ہیں۔

عقیدہ (۱۳): جنت، دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے[3]۔

عقیدہ (۱۴): جنت، دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے، اور وہ اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن بنائی جائیں گی[4]۔

عقیدہ (۱۵): قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں، جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گھڑے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا، اور عذاب اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا، یا حشر فقط روحوں کا ہونا)، وہ حقیقۃً ان چیزوں کا منکِر ہے، اور ایسا شخص کافر ہے[5]۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

۱...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربّهم سبحانه وتعالى، الحديث: ٤٤٩، ص ٧٠٩، ملخّصاً.

۲...... "سنن ابن ماجه"، كتاب السنّة، باب فيما أنكرت الجهمية، الحديث: ١٨٤، ص ٢٤٨٨، ملخّصاً.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حق، والصراط حق، والجنة حق، والنار حق، ص ١٠٦، ملخّصاً۔

"المعتقد المنتقد"، من أقرّ بالجنة والنار والحشر لكن أوّلها... إلخ، ص ١٨٠، ملخّصاً.

۴...... "شرح العقائد النسفيّة"، والحوض حقّ، والصراط حقّ، والجنة حقّ، والنار حقّ، ص ١٠٥.

۵...... المرجع السابق۔

جنّت کا بیان

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے[1] اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی[2] آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا[3] جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ[4] سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں، وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے، اور خوشبو سے بھر جائے، اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے[5] اور اُس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر[6] اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حُور اپنی ہتھیلی زمین وآسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حُسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں، اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ[7] اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان وزمین اس سے آراستہ

۱...... "صحیح مسلم"، کتاب الجنّة وصفة نعیمها وأهلها، باب صفة الجنة، الحدیث: ۷۱۳۲، ص۱۱۶۹، مختصراً.

۲......یعنی بے دیکھے، ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جانیں گے جنہوں نے حالتِ حیات دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی سرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں علی الخصوص صاحبِ معراج صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۱۲ منہ۔

۳......"کنز العمّال"، کتاب القیامة، قسم الأقوال، ذکر الجنّة وصفتها، الحدیث: ۳۹۲۵۷، الجزء۱٤، ص۱۹۵، مختصراً.

۴......کعبہ معظمہ، جنّت سے اعلیٰ ہے اور تربتِ اطہر حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے مگر یہ دُنیا کی چیزیں نہیں ۱۲ منہ۔

۵......"المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ٥٦٣، سعید بن عامر بن حذیم الحمحي ... إلخ، الحدیث: ٥٥١٢، ج٦، ص٥٩، مختصراً.

۶......"صحیح البخاري"، کتاب الجهاد والسیر، باب الحور العین وصفتهن، الحدیث: ۲۷۹٦، ص۲۲٥، مختصراً.

۷......"الترغیب والترهیب"، کتاب صفة الجنّة والنّار، الترغیب في الجنّة ونعیمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحدیث: ۹۸، ج٤، ص۲۹۸، مختصراً.

ہوجائیں، اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹادے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے(۱) جنت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا رکھ سکیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے(۲) جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ و رسول ہی جانیں، اِجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے(۳) رہا یہ کہ خود اُس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں، البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے(۴)۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سَو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو(۵) جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستّر برس کی راہ ہوگی(۶) پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہوگا(۷)، بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچرانے لگے گا، اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہَر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے(۸)۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت(۹) اور ایک

۱...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في صفة أهل الجنّة، الحديث: ۲۵۳۸، ص۱۹۰۷، مختصراً.

۲...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب مثل الدنيا في الآخرة، الحديث: ۶۴۱۵، ص۵۳۹، مختصراً.

۳...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنّة، باب ما جاء في صفة درجات الجنّة، الحديث: ۲۵۳۱، ص۱۹۰۶، ملخّصاً.

۴...... المرجع السابق، الحديث: ۲۵۳۲، ص۱۹۰۶.

۵...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة، وصفة نعيمها وأهلها، باب أنّ في الجنّة شجرة، يسير الراكب... إلخ، الحديث: ۷۱۳۹، ص۱۱۷۰.

۶...... "حلية الأولياء"، وطبقات الأصفياء، سعيد بن أياس، الحديث: ۸۳۷۱، ج۶، ص۲۲۱، ملخّصاً.

۷...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنّة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في صفة أبواب الجنة، الحديث: ۲۵۴۸، ص۱۹۰۸، ملخّصاً.

۸...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في درجات الجنّة وغرفها، الحديث: ۲۷، ج۴، ص۲۸۱، ملخّصاً.

۹...... "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في بناء الجنّة، الحديث: ۲۸۲۱، ج۲، ص۴۲۹، ملخّصاً.

روایت میں ہے کہ جنتِ عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوتِ سرخ کی، ایک زبرجد سبز کی، اور مشک کا گارا ہے، اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مٹی(1) جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل (2)۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں (3) وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا، اور نہروں کی زمین خالص مشک کی (4) وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے، اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک ومنزّہ ہے (5)۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُنکے پاس آجائے گا (6) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خودبخود

1...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في بناء الجنّة وترابها وحصبائها وغير ذلك، الحديث: ٣٣، ج٤، ص٢٨٣، ملخّصاً.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفة خيام الجنّة... إلخ، الحديث: ٧١٥٨، ص١١٧١، ملخّصاً.

3...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في أنهار الجنّة، الحديث: ٤٧، ج٤، ص٢٨٦، "أشعّة اللمعات شرح المشكاة"، كتاب الفتن، باب صفة الجنّة وأهلها، الفصل الثاني، ج٤، ص٤٤٦، مختصراً.

4......"حلية الأولياء"، وطبقات الأصفياء، سعيد بن إياس، الحديث: ٨٣٧٢، ج٦، ص٢٢٢، ملخّصاً.

5...... "تفسير القرآن العظيم" لابن كثير، الجزء السادس والعشرون، سورة محمّد، ج٤، ص١٨٥ / ١٨٦، ملخّصاً.

6...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنّة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في أكل أهل الجنة وشربهم وغير ذلك، الحديث: ٧٤، ج٤، ص٢٩٢، ملخّصاً.

جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے (1) وہاں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے، ایک خوشبو دار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا، اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی (2) ہر شخص کو سَو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دی جائے گی (3)۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی (4)۔ کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہونگے، خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا، اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی (5) ہر نوالے میں ستّر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ معاً محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانع (6) نہ ہوگا، جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی (7) پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا اُن کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودہویں رات کا چاند، اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ، جنتی سب ایک دل ہوں گے، ان کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا، ان میں ہر ایک کو حورِعین میں کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملیں گی کہ ستّر ستّر جوڑے پہنے ہوں گی، پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں

1...... المرجع السابق، الحديث: ٦٦، ص ٢٩٠.

2...... "المسند" للإمام أحمد، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٩٢٧، ج٥، ص ١٥٠، ملخّصاً

3...... "المعجم الكبير" للطبراني، رقم الترجمة٤٨٥، زيد بن أرقم الأنصاري ثمامة بن عقبة المحلمي عن زيد بن أرقم، الحديث: ٥٠٠٥، ج٥، ص١٧٧/١٧٨، ملتقطاً.

4...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفات الجنّة وأهلها... إلخ، الحديث: ٧١٥٢، ص ١١٧١، ملخّصاً.

5...... "حلية الأولياء"، صالح بن بشير المري، الحديث: ٨٢٤٦، ج٦، ص١٨٨، ملخّصاً.

6...... روکنے والا۔

7...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب في دوام نعيم أهل الجنّة... إلخ، الحديث: ٧١٥٦، ص ١١٧١، ملخّصاً

کا مغز دکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شرابِ سُرخ دکھائی دیتی ہے[1] اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی، اور یاقوت میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا[2]۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا، اور اس پر ادنیٰ درجے کا جو موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے[3]، اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا[4]۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کر سکیں[5] مرد جب اس کے پاس جائے گا اسے ہر بار کوآری پائے گا، مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو گی[6] اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے[7] اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں[8]۔

۱...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنّة وإنّها مخلوقة، الحديث: ٣٢٥٤، ص٢٦٣، ملخّصاً، "المعجم الكبير" للطبراني، عبد الله بن مسعود، الحديث: ١٠٣٢١، ج١٠، ص١٦٠/١٦١، ملخّصاً.

۲...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنّة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة نساء أهل الجنّة، الحديث: ٢٥٣٣، ص١٩٠٦، ملخّصاً.

۳...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٧١٥، ج٤، ص١٥٠، ملخّصاً.

۴...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ٩٦، ج٤، ص٢٩٨، ملخّصاً.

۵...... المرجع السابق، فصل في ثيابهم وحللهم، الحديث: ٨٤، ص٢٩٤.

۶...... المرجع السابق، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ٩٦، ص٢٩٨، ملخّصاً.

۷...... المرجع السابق، الحديث: ٩٨، ص٢٩٩، ملخّصاً.

۸...... المرجع السابق، الحديث: ٩٩

جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی (1) دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی، مگر اُن کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا (2) وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی، اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ مریں گے، ہم چین والیاں ہیں، کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے، مبارک باد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں (3)۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سُرمگیں آنکھیں، تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے (4) کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے اَسّی ہزار خادم اور بہتّر بیبیاں ہوں گی، اور اُنکو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے (5) اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع (6) اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی)، خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی (7)۔ جنت میں نیند نہیں؛ کہ نیند ایک قسم کی مَوت ہے اور جنت میں مَوت نہیں (8) جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا، اور اس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر اُنہیں دنیا کی ایک

1...... یعنی پیروں کی طرف۔

2...... "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد"، كتاب أهل الجنة، باب ما جاء في نساء أهل الجنة... إلخ، الحديث: ١٨٧٥٩، ج١٠، ص٧٧٤.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في كلام حور العين، الحديث: ٢٥٦٤، ص١٩١٠.

4...... "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ٢٢١٦٧، ج٨، ص٢٥٨، مختصراً.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لأدنى أهل الجنّة ... إلخ، الحديث: ٢٥٦٢، ص١٩٠٩/١٩١٠، ملتقطاً.

6...... بچے کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرنا اور اس کی پیدائش۔

7...... "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في ولد أهل الجنة، الحديث: ٢٨٣٤، ج٢، ص٤٣٤، ملخّصاً.

8...... "المعجم الأوسط" للطبراني، من اسمه أحمد، الحديث: ٩١٩، ج١، ص٢٦٦، ملخّصاً.

ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کریں، اور عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا، اور رب عزّ وجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا، اور ان جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زَبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر، اور اُن میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا، اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں، اور اللہ عزوجل ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دنیا کے بعض مَعاصی یاد دلائے گا، بندہ عرض کرے گا: اے رب! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تُو اِس مرتبہ کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہونگے کہ اَبر چھائے گا اور اُن پر خوشبو برسائے گا، کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی، اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو مَیں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی، اور خرید و فروخت نہ ہوگی، اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا میرا لباس اس سے اچھا ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں، پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں استقبال کریں گی، اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے، اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پروردگار جبّار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا(۱)۔ جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس

۱...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ما جاء في سوق الجنة، الحديث: =

چلا جائے گا(۱) اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے، اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے(۲)۔ سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم و خدّام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے، اور اُن میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرّف ہوگا(۳)۔ جب جنتی جنت میں جالیں گے اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا:

کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ مخلوق تھا پر اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی(۴)۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالتسلیمُ، امین!

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار وجبّار کے جلال وقہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت ونعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات وتصورات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شِمّہ(۵) ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب وقہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف واذیّت کہ اِدراک کی(۶)

= ۲۵۴۹، ص۱۹۰۸، ملخّصاً.

۱...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في تزاورهم ومراكبهم، الحديث: ۱۱۵، ج٤، ص۳۰٤، مختصراً.

۲...... المرجع السابق، الحديث: ۱۱٤، ص۳۰۳، ملخّصاً.

۳......"المسند" للإمام أحمد، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ٤٦۲۳، ج۲، ص۲۲۷، ملخّصاً.

۴...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في رؤية الربّ تبارك وتعالى، الحديث: ۲۵۵۱، ص۱۹۰۸، ملخّصاً، "المستدرك على الصحيحين"، كتاب الإيمان، أهل الجنة عشرون ومائة صف هذه الأمة... إلخ، الحديث: ۲۸٤، ج۱، ص۲٦٦، مختصراً.

۵......قلیل مقدار۔ ۶......سوچ یا سمجھ

جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآنِ مجید واحادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اِجمالاً بیان کرتا ہوں؛ کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں، اور اُن اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنّم ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے: اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تُو اس کو پناہ دے[1]۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو![2] ہمارے آقا و مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے[3]۔

جہنم کے شرارے (پھُول) اُونچے اُونچے محلّوں کی برابر اُڑیں گے، گویا زَرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے[4] آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے[5] یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے[6]۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی۔ جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے[7] سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہوگا اس سے اللہ عزوجل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ[8] میں دے دے گا؟ عرض کرے گا: ہاں! فرمائے گا

۱...... "مسند أبي يعلى الموصلي"، مسند أبي هريرة ما أسنده أبو حازم عن أبي هريرة، الحديث: ٦١٦٤، ج٥، ص٣٧٩، ملخّصاً.

۲......پ ۱، البقرة: ٢٤، پ٢٨، التحريم: ٦.

۳......"صحيح مسلم"، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّهم... إلخ، الحديث: ٦٨٤٠، ص١١٤٦، ملخّصاً.

۴...... پ٢٩، المرسلات: ٣٢/٣٣.

۵...... پ ١، البقرة: ٢٤، پ ٢٨، التحريم: ٦.

۶......"صحيح مسلم"، كتاب صفة الجنّة وصفة نعيمها وأهلها، باب جهنم أعاذنا اللّه منها، الحديث: ٧١٦٥، ص١١٧١، ملخّصاً.

۷......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه، الحديث: ٥١٧، ص٧١٧.

۸...... وہ مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی قید و عذاب سے رہا ہو۔

کہ جب تُو پُشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اِس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا[1]۔ جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس اَور، یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس اَور، یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ نِری سیاہ ہے[2] جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں، اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ[3] اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہَیبت سے مرجائیں، اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں[4]۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے[5] مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے، حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی[6] اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانسو[7] برس کی

1...... "صحیح البخاري"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب خلق آدم وذریته، الحدیث: ٣٣٣٤، ص٢٦٩، ملخصاً.

2......"جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب منه في صفة النار ... إلخ، الحدیث: ٢٥٩١، ص١٩١٢.

3......یعنی محافظ ونگران۔

4......"مجمع الزوائد"، کتاب صفة النار، الحدیث: ١٨٥٧٣، ج١٠، ص٧٠٧، ملتقطاً.

5...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحدیث: ٤٣١٨، ص٢٧٤٠، ملتقطاً.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب ما جاء في صفة قعر جهنم، الحدیث: ٢٥٧٥، ص١٩١١، ملخصاً.

7......یعنی پانچ سو۔

راہ ہے۔ (1) پھر اُس میں مختلف طبقات و وادی اور کوئیں ہیں، بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے (2) یہ خود اس مقام کی حالت ہے، اگر اس میں اَور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سرزنش کے لیے اَور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اس کو اُٹھا نہیں سکتے (3) بُختی اونٹ (4) کی گردن برابر بچھو، اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ (5) کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی (6)۔ سَر پر گرم پانی بہایا جائے گا (7)۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی (8) خاردار تھوہڑ (9) کھانے کو دیا جائے گا (10) وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کر دے (11) اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اتارنے کیلئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا

1...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب في بعد قعر جهنم، الحديث: ۲۵۸۸، ص۱۹۱۲، ملخّصاً.

2......"الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترهيب من النار ... إلخ، فصل في أوديتها وجبالها، الحديث: ۳۷، ج٤، ص۲۵۳، ملخّصاً.

3......"المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۲۳۳، ج٤، ص۵۸، ملخّصاً.

4......ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

5......جلی ہوئی تہ۔

6...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۶۷۲، ج٤، ص۱٤۱، ملخّصاً.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة شراب، الحديث: ۲۵۸۲، ص۱۹۱۱، ملخّصاً.

8...... پ۱۳، إبراهيم: ۱۶/۱۷، ملخّصاً.

9......کانٹے والا زہریلا پودا

10...... پ۲۵، الدخان: ٤۳/٤٤، ملخّصاً.

11......"جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، الحديث: ۲۵۸۵، ص۱۹۱۲، ملخّصاً.

جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا(1) اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی(2) پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس(3) کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آ کر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام داروغۂ جہنم(4) کو پکاریں گے: اے مالک! (علیہ الصلاۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے! مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!، ہزار برس تک رب العزت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے نا امید ہو جائیں گے(5) اور گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے(6) ابتداءً آنسو نکلے گا، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں(7)۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مر جائیں(8)۔ اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار

1...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ٢٥٨٦، ص ١٩١٢، ملخّصاً.

2...... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي هريرة، الحديث: ٨٨٧٣، ج٣، ص ٣٠٩، ملخّصاً.

3...... یعنی انتہائی شدید پیاس۔ 4...... جہنم کے محافظ۔

5...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة طعام أهل النار، الحديث: ٢٥٨٦، ص ١٩١٢، ملخّصاً.

6...... "شرح السنة"، كتاب الفتن، باب صفة النار وأهلها، الحديث: ٤٣١٦، ج٧، ص ٦٦٥، ملخّصاً.

7...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ٤٣٢٤، ص ٢٧٤٠، ملخّصاً.

8...... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترهيب من النار أعاذنا الله منها بمنّه و كرمه، فصل في عظم أهل النار وقبحهم فيها، الحديث: ٨٦، ج٤، ص ٢٦٣، مختصراً.

کے لیے تین دن کی راہ ہے [1]۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی [2] کھال کی موٹائی بیالیس ذراع [3] کی ہوگی [4] زبان ایک کوس [5] دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے [6] بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک [7] اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا، اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آ لگے گا [8] ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفّار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسنِ تقویم [9] ہے، اور یہ اللہ عزوجل کی محبوب ہے؛ کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے، بلکہ جہنمیوں کا وہ حُلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل [10] لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا [11] تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے، اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے، جب

۱...... "صحیح مسلم"، کتاب الجنّة وصفة نعیمها وأهلها، باب النار یدخلون الجبارون... إلخ، الحدیث: ۷۱۸۶، ص۱۱۷۳، ملخّصاً.

۲......المرجع السابق، الحدیث:۷۱۸۵.

۳......یعنی بیالیس (۴۲) ہاتھ

۴...... "جامع الترمذي"، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة جهنم، الحدیث: ۲۵۷۷، ص۱۹۱۱، ملخّصاً.

۵......تین ہزار گز کی لمبائی۔

۶......المرجع السابق، باب ما جاء في عظم أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۰، ص۱۹۱۱، ملخّصاً.

۷...... المرجع السابق، الحدیث:۲۵۷۷.

۸...... المرجع السابق، باب ما جاء في طعام أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۷، ص۱۹۱۲، ملخّصاً.

۹......سب سے اچھی صورت۔

۱۰......تالا۔

۱۱...... "الترغیب والترهیب"، کتاب صفة الجنّة والنار، الترهیب من النار أعاذنا الله منها... إلخ، فصل في تفاوتهم في العذاب وذکر أهونهم عذاباً، الحدیث: ۹۲، ج۴، ص۲۶۸، ملتقطاً.

سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے، اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان مَوت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی [1] جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ مَوت ہے، وہ ذبح کردی جائے گی، اور کہے گا: اے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں۔ اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اِن کے لیے خوشی پر خوشی ہے، اور اُن کے لیے غم بالائے غم [2]۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنيا وَالآخِرَةِ۔

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں [3] اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں [4] اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزَّ وَجَلّ کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا [5]۔ عوام سے مراد وہ

۱...... پکارنے والا

۲...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحديث: ٤٣٢٧، ص ٢٧٤٠، ملخّصاً،
"الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنّة ونعيمها، فصل في خلود أهل الجنّة وأهل النار فيها وما جاء في ذبح الموت، الحديث: ١٤٧، ج٤، ص٣١٧/٣١٨، ملخّصاً.

۳......"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الإيمان، ص ١٢٠، ملخّصاً.

۴...... "المسامرة"، الكلام في متعلق الإيمان، ص ٣٣٠، ٣٤٠، ٣٥٧، ملخّصاً.

۵...... "المعتقد المنتقد"، تكميل في تفصيل ما يجب في الإيمان نبينا... إلخ، منها(٢) ختم النبوة، ص١١٩/١٢٠، ملخّصاً.

مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کیے جاتے ہوں، مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں، اور مسائلِ علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں، نہ وہ کہ کوردہ (۱) اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے، کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا (۲) البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے، ان سب پر اِجمالاً ایمان لائے ہوں (۳)۔

عقیدہ (۱): اصلِ ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمالِ بدن تو اصلاً جزوِ ایمان نہیں، رہا اقرار، اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عنداللہ (۴) مومن ہے (۵) اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے، اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اُس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے، مگر عنداللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلافِ اسلام ظاہر نہ کیا ہو (۶)۔

عقیدہ (۲): مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں (۷)؛ کہ بلا اکراہِ شرعی (۸) مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کر

۱...... یعنی کم آباد اور چھوٹا گاؤں جسے کوئی نہ جانتا ہو، اور نا ہی وہاں تعلیم کا کوئی سلسلہ ہو۔

۲...... "الفتاوی الرضویة" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، من ضمن الرسالة: "الجود الحلو في أركان الوضوء"، ج۱، ص۱۸۱/۱۸۲، ملخصاً.

۳......"رد المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص۳٤۳، ملخصاً۔

"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الإيمان، ص ۱۲۰/۱۲۱، ملخصاً.

۴......اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

۵...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الإيمان لا يزيد ولا ينقص، ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲٤، ملخّصاً.

٦...... "النبراس شرح شرح العقائد"، أنّ الإيمان في الشرع هو التصديق، ص ۲۵۰، ملخّصاً۔

"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص۳٤۲/۳٤۳، ملخّصاً.

۷...... "المسامرة"، الكلام في متعلق الإيمان، ص ۳۵۷، ملخّصاً.

۸......بغیر شرعی۔

سکتا، وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا، اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں (۱)۔

مسئلہ ۱: اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا، یعنی اُسے مار ڈالنے یا اُس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے، تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا (۲) مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے (۳)۔

مسئلہ ۲: عملِ جوارح (۴) داخلِ ایمان نہیں، البتہ بعض اعمال جو قطعاً مُنافیٔ ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا، اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبۂ معظّمہ کی توہین، اور کسی سنّت کو ہلکا بتانا، یہ باتیں یقیناً کُفر ہیں (۵)۔ یونہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں، جیسے زُنّار (۶) باندھنا، سر پر چُوٹیا رکھنا، قَشْقَہ (۷) لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں (۸)۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے، تو ان کے مرتکب کو ازسرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

عقیدہ (۳): جس چیز کی حِلّت، نصِّ قطعی سے ثابت ہو (۹) اُس کو حرام کہنا، اور جس کی

۱...... "النبراس شرح شرح العقائد"، أنّ الإيمان في الشرع هو التصديق، ص ۲۵۰، ملخّصاً.

۲......"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: ما يشك أنّه ردة... إلخ، ج۶، ص۳۴۶، ملخّصاً.

۳...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الإكراه، الباب الثاني... إلخ، ج۵، ص۳۸، ملخّصاً.

۴......اعضاء کے عمل۔

۵...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۴۳، ملخّصاً.

۶......وہ دھاگہ یا زنجیر جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے اور عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

۷...... صندل وغیرہ کا نشان یا ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔

۸......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، مطلب موجبات الكفر، أنواع منها يتعلّق بالإيمان والإسلام، ج۲، ص۲۷۶، ملخّصاً،

"الفتاوى الرضوية" (القديمة)، اعتقاديات، إيمان، كفر، شرك... إلخ، قشقه، تلك لگانا، زنار باندهنا... إلخ، ج۱۰ (الحزء الثاني)، ص۱۵۰/۱۵۱، ملخّصاً.

۹......جس کا حلال ہونا دلیلِ یقینی سے ہو۔

حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے، جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو، یا منکر اس حکمِ قطعی سے آگاہ ہو(۱)۔

مسئلہ۱: اصولِ عقائد میں تقلید جائز نہیں(۲) بلکہ جو بات ہو یقینِ قطعی کے ساتھ ہو، خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو، اس کے حصول میں بالخصوص علمِ استدلالی(۳) کی حاجت نہیں، ہاں! بعض فروعِ عقائد میں تقلید ہوسکتی ہے، اِسی بنا پر خود اہلِ سنّت میں دو گروہ ہیں: ''ماتُرِیدیہ'' کہ امامِ علم الہدیٰ حضرت ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع ہوئے، اور ''اَشاعِرہ'' کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں، یہ دونوں جماعتیں اہلِ سنّت ہی کی ہیں، اور دونوں حق پر ہیں، آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے(۴)۔ اِن کا اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے، کہ دونوں اہلِ حق ہیں، کوئی کسی کی تضلیل و تفسیق نہیں کرسکتا(۵)۔

مسئلہ۲: ایمان قابلِ زیادتی ونقصان نہیں؛ اس لیے کہ کمی بیشی اُس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو، اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کَیف یعنی ایک حالتِ اِذعانیہ(۶)۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اُس سے مراد مُؤمَن بہ و مصدَّق بہ ہے، یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزولِ قرآن میں اس کی کوئی حد معیّن نہ تھی، بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا، نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابلِ شدّت وضُعف ہے کہ یہ کَیف کے عوارض سے ہیں(۷)۔ حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تنہا ایمان اس امّت کے تمام افراد کے مجموع

۱...... ''الزواجر عن اقتراف الکبائر''، الباب الأوّل في الکبائر الباطنة وما یتبعھا، ج۱، ص۵۸، ملخّصاً۔

''شرح الفقه الأکبر'' لملاّ علي القاري، فصل في الکفر صریحاً و کنایة، ص۱۸۸، ملخّصاً۔

۲...... ''تفسیر روح البیان''، ھود، ج۴، ص۱۹۱، ملخّصاً۔

۳......وہ علم جو دلیل کا محتاج ہو۔

۴......''النبراس شرح شرح العقائد''، بیان اختلاف الأشعریّة والماتریدیّه، ص۲۲، ملخّصاً۔

۵...... گمراہ اور گناہگار نہیں کہہ سکتا۔

۶...... تصدیق اعتماد و یقین کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

۷......''النبراس شرح شرح العقائد''، والإیمان لا یزید ولا ینقص، ص۲۵۴-۲۵۷، ملخّصاً۔

البتہ ایمان پختہ یا کمزور ہوجاتا ہے؛ کیونکہ پختگی اور کمزوری کیفیت سے اور کیفیت تصدیق سے متعلق ہیں۔

ایمانوں پر غالب ہے[1]۔

عقیدہ (۴): ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، یعنی آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان[2] ہو نہ کافر[3]۔

مسئلہ: نفاق کہ زبان سے دعویٔ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے[4] بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے[5]۔ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفرِ باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے[6]۔ اب اِس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت، قطع[7] کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا؛ کہ ہمارے سامنے جو دعویٔ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے[8] جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو مُنافیٔ ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اِس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٔ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار بھی ہے[9]۔

عقیدہ (۵): شرک کے معنی غیرِ خدا کو واجبُ الوجود یا مستحقِ عبادت جاننا، یعنی اُلوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا[10] اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے[11] اس کے سوا کوئی بات اگرچہ

۱...... "شعب الإيمان"، باب القول في زيادة الإيمان ونقصانه ...إلخ، الحديث: ٣٦، ج١، ص٦٩، ملخصاً.

۲...... ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید و اسماعیل دہلوی.

۳...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الكبيرة، ص١٠٩، ملخّصاً.

۴...... "تفسير النسفي"، البقرة: ٨، ص٢٤، ملخّصاً.　　۵...... پ٥، النساء: ١٤٥.

۶...... "المعجم الأوسط"، من اسمها أحمد، الحديث: ٧٩٢، ج١، ص٢٣١.　　۷...... یعنی یقین۔

۸...... "اليواقيت"، المبحث ٥١ في بيان الإسلام والإيمان... إلخ، ج٢، ص٣٧٣.

۹...... من إفادات المصنف.

۱۰...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث الأفعال كلّها بخلق الله تعالى والدليل عليها، ص٧٨. ۱۱...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الحظر والإباحة، اعتقاديات وسير، شرک بدترین اصناف کفر سے ہے، ج٢١، ص٢٦٤، ملخّصاً.

کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں، ولہٰذا شرعِ مطہّر نے اہلِ کتاب کفّار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے، کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مُردار[1] کتابیہ سے نکاح ہوسکتا ہے، مشرکہ سے نہیں ہوسکتا[2]۔

امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ[3] لیا جائے گا، مشرک سے نہ لیا جائے گا، اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآنِ عظیم میں فرمایا کہ ''شرک نہ بخشا جائے گا'' وہ اسی معنی پر ہے، یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی، باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں، جسے چاہے بخش دے[4]۔

عقیدہ (۶): مرتکبِ کبیرہ مسلمان ہے[5] اور جنت میں جائے گا، خواہ اللہ عزّ وجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے، یا حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت کے بعد، یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر، اُس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا[6]۔

مسئلہ: جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مُرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی[7] کہے، وہ خود کافر ہے[8]۔

۱...... "تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان"، البقرة: ۱۷۳، ج۱، ص ٤٧١، ملخّصاً.

۲...... المرجع السابق، البقرة: ۲۲۱، ج۱، ص۶۰۹/۶۱۰، ملخّصاً،

"الدرّ المختار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، مطلب: مهم في وطء السراري اللاتي... إلخ، ج٤، ص۱۳۲.

۳......اسلامی حکومت میں اہلِ کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں سے سالانہ ٹیکس۔

۴...... "شرح العقائد النسفية"، مبحث الكبيرة، ص۱۱۲/۱۱۳.

۵...... المرجع السابق۔

۶...... المرجع السابق، مبحث أهل الكبائر من المؤمنين لا يخلدون في النار، ص۱۱۸/۱۱۹.

۷......جنّتی۔

۸......"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الحظر والإباحة،اعتقاديات والسير، ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر ہیں، في ضمن الرسالة: "جلي النصّ في أماكن الرخص"، کافر کیلئے دعائے مغفرت... إلخ، ج۲۱، ص۱۲٤/۲۲۸، ملخّصاً.

عقیدہ (۷): مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کُفر میں شک کیا جائے؛ کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے[1] خاتمہ پر بِنا روزِ قیامت، اور ظاہر پر مدارِ حکمِ شرع ہے، اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مر گیا، تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا، مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں، مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نمازِ جنازہ، کفن دفن، جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں، اور خاتمہ کا حال علمِ الٰہی پر چھوڑیں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اَور اُس سے کوئی قول و فعل خلافِ ایمان نہ ہو، فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اِس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''میاں ...! جتنی دیر اسے کافر کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو، یہ ثواب کی بات ہے''، اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو...؟! مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صُلحِ کل[2] سے اس کے کُفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہِ ضروری: حدیث میں ہے:

((سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلٰثًا وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً))

''یہ امّت تہتّر فرقے ہو جائے گی، ایک فرقہ جنّتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی:

((مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟))

''وہ ناجی[3] فرقہ کون ہے یارسول اللہ؟''

۱...... "الدرّ المختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٥٦/٣٥٧، ملخصاً.

۲......یعنی اپنی ملی جُلی طبیعت سے سب فِرقوں کو صحیح وحق کہنے۔

۳......جہنّم سے نجات پانے والا۔

فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ))[1]

''وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں''، یعنی سنّت کے پیرو۔

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

((هُمُ الْجَمَاعَةُ))

''وہ جماعت ہے''۔

یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جسے سوادِ اعظم فرمایا، اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا[2] اسی وجہ سے اس ''ناجی فرقہ'' کا نام ''اہلِ سنت و جماعت'' ہوا[3] ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے، بعض ہندوستان میں نہیں، ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت؟! کہ نہ وہ ہیں، نہ اُن کا فتنہ، پھر ان کے تذکرہ سے کیا مطلب؟! جو اِس ہندوستان میں ہیں، مختصراً ان کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کے فریب میں نہ آئیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

((وإِيَّاكُمْ وإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ))[4]

''اپنے کو ان سے دُور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو؛ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں؛ کہیں

1...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب الفتن، باب افتراق الأمم، الحديث: ٣٩٩١، ٣٩٩٣، ص٢٧١٦، ملخصاً۔

''جامع الترمذي''، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، الحديث: ٢٦٤١، ص١٩١٨، ملخصاً.

2...... ''جامع الترمذي''، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في لزوم الجماعة، الحديث: ٢١٦٧، ص١٨٦٩، ملخصاً.

3...... ''مرقاة المفاتيح''، كتاب الإيمان، ج١، ص٤١٨/٤١٩، ملخصاً۔

''شرح العقائد النسفيّة''، تقسيم الأحكام الشرعية إلى ما يتعلق بكيفية العمل وإلى ... إلخ، ص٧، ملخصاً.

4......''صحيح مسلم''، مقدمة الكتاب للإمام مسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء ... إلخ، الحديث: ٧، ص٩، مختصراً۔

وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔

(۱) قادیانی: کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں، اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیّبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں، مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطور نمونہ ذکر کیے جائیں، خود مدّعیِ نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا؛ کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سَر لیا، اور یہ صدہا کُفر کا مجموعہ ہے؛ کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیاء ودیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے، چنانچہ آیۃ

﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ ۨالْمُرْسَلِينَ﴾(۱)

وغیرہ اس کی شاہد ہیں، اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی، اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا، ایسے شخص اور اس کے متّبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا، بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر(۲) اب اُس کے اقوال سُنیے: ''اِزالۂ اَوہام'' صفحہ ۵۳۳: ''خدا تعالیٰ نے ''براہین احمدیہ'' میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا اور نبی بھی''(۳)۔

''انجام آتھم'' صفحہ ۵۲ میں ہے: ''اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو''(۴)۔

صفحہ ۵۵ میں ہے: ''تجھے خوشخبری ہو اے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے''(۵)۔

۱...... پ۱۹، الشعراء: ۱۰۵.

۲...... "الدرّ المختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۵۶/۳۵۷، ملخّصاً.

۳...... "روحاني خزائن"، ج ۳، ص ۳۸۶.

۴......المرجع السابق، ج ۱۱، ص۵۲.

۵...... المرجع السابق، ص۵۵.

رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر جما لیا۔ ''انجام'' صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾[1]

''تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا''۔

نیز یہ آیۂ کریمہ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾[2] سے اپنی ذات مراد لیتا ہے[3]۔ ''دافع البلاء'' صفحہ ۶ میں ہے: مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ''۔

''یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں''۔[4]

''اِزالۂ اَوہام'' صفحہ ۶۸۸ میں ہے: ''حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اِلہام و وحی غلط نکلی تھیں''[5]۔ صفحہ ۸ میں ہے: ''حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی، غایت ما في الباب[6] یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں''[7]۔

''اِزالۂ اَوہام'' صفحہ ۷۷۵ میں ہے: ''سورۂ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا، یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی، اور علمِ مِسمر یزم تھا''[8]۔

اُسی کے صفحہ ۵۵۳ میں لکھتا ہے: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا

۱...... پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷. ۲...... پ۲۸، الصف: ٦.

۳...... "روحاني خزائن"، ج۱۱، ص۷۸.

۴...... المرجع السابق، ج ۱۸، ص۲۲۷.

۵...... المرجع السابق، ج۳، ص ٤۷۱.

٦......اس بارے میں نتیجہ اور انتہاء۔

۷...... "روحاني خزائن"، ج۳، ص۱۰٦.

۸...... المرجع السابق، ص۲۵۸.

ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی اُن کا مِسمر یزم کا عمل تھا''(۱)۔

صفحہ ۶۲۹ میں ہے: ''ایک باشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا''(۲)۔

اُسی کے صفحہ ۲۸، ۲۶ میں لکھتا ہے: ''قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں، اور قرآنِ عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے''(۳)۔

اور اپنی ''براہینِ احمدیہ'' کی نسبت ''اِزالہ'' صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے: ''براہینِ احمدیہ خدا کا کلام ہے''(۴)۔

''اَربعین''، نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا: ''کامل مہدی نہ موسیٰ تھا، نہ عیسیٰ''(۵) اِن اُولوالعزم مرسَلین کا ہادی ہونا درکنار، پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔ ''معیار'' صفحہ ۱۳: ''اے عیسائی مِشنر یو!(۶) اب ربّنا المسیح مت کہو، اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے''(۷)۔

صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں ہے: ''خدا نے اِس امّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے، اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تا کہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے...؟! جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا...! یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے...؟!''(۸)

۱...... "روحاني خزائن"، ج ۳، ص ۵۰۶.

۲...... المرجع السابق، ص ۴۳۹.

۳...... المرجع السابق، ص ۱۱۶.

۴...... المرجع السابق، ص ۳۸۶.

۵...... "روحاني خزائن"، ج ۱۷، ص ۳۶۰.

۶...... اے عیسائی تبلیغی ادارو!

۷...... "معیار"۔

۸...... المرجع السابق۔

''کشتی''، صفحہ ۱۳ میں ہے: ''مثیلِ موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر، اور مثیلِ ابنِ مریم، ابنِ مریم سے بڑھ کر''(۱)۔

نیز صفحہ ۱۶ میں ہے: ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیحِ محمدی، مسیحِ مُوسوی سے افضل ہے''(۲)۔

''دافع البلا''، صفحہ ۲۰ میں ہے: ''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو! میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اُس سے بھی بہتر ہے، جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں، اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں''(۳)۔

''دافع البلا'' ص ۱۵: ''خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے، لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا، جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کردیا ہے''(۴)۔

''انجام آتھم'' ص ۴۱ میں لکھتا ہے: ''مریم کا بیٹا کُشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا''(۵)۔

''کشتی'' ص ۵۶ میں ہے: ''مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابنِ مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا''(۶)۔

''اعجاز احمدی'' ص ۱۳: ''یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں

۱...... "روحاني خزائن"، ج ۱۹، ص ۱٤.

۲......المرجع السابق، ص ۱۷.

۳......المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲٤۰، "دافع البلاء"، ص ۲۰/۲۱، ملتقطاً.

۴...... "روحاني خزائن"، ج ۱۸، ص ۲۳۵.

۵...... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ٤۱.

۶...... المرجع السابق، ج ۱۹، ص ٦۰.

کہ ''ضرور عیسیٰ نبی ہے؛ کیونکہ قرآن نے اُس کو نبی قرار دیا ہے، اَور کوئی دلیل اُن کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی، بلکہ ابطالِ نبوت[1] پر کئی دلائل قائم ہیں''[2]۔

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض، صحیح ہونا بتایا، اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بُطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔

ص ۱۴ میں ہے: ''عیسائی تو اُن کی خدائی کو روتے ہیں، مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں''[3]۔

اسی کتاب کے ص ۲۴ میں لکھا: ''کبھی آپ کو شیطانی اِلہام بھی ہوتے تھے''۔

مسلمانو! تمھیں معلوم ہے کہ شیطانی اِلہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے:

﴿تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾[4]

بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں[5]۔

اسی صفحہ میں لکھا: ''اُن کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں''[6]۔

صفحہ ۱۳ میں ہے: ''افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں، جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے''[7]۔

صفحہ ۱۴: ''ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں''[8]۔

اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے، چنانچہ اپنی کتاب ''کشتی نوح'' ص ۵ میں لکھتا ہے: ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں''[9]۔

۱...... عیسی علیہ السلام کے نبی نہ ہونے۔

۲...... "روحاني خزائن"، ج ۱۹، ص ۱۲۰.

۳...... المرجع السابق، ص ۱۲۱.

۴...... پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۲.

۵...... "روحاني خزائن"، ج ۱۹، ص ۱۳۳.

۶...... المرجع السابق۔

۷...... المرجع السابق، ص ۱۲۱.

۸...... المرجع السابق۔

۹...... المرجع السابق، ص ۵۔

اور ''دافع الوساوس'' ص ۳ و ''ضمیمۂ انجام آتھم'' ص ۷ پر اِس کو سب رُسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے [۱]۔

''دافع البلا'' ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے: ''ہم مسیح کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالی اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا، حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا، اور اب بھی آیا مگر بُروز کے طور پر [۲] خاکسار غلام احمد از قادیان'' [۳]۔

آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے: ''یہ ہمارا بیان نیک ظنّی کے طور پر ہے، ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں'' [۴]۔

اسی کے صفحہ ۴ میں لکھا: ''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ کو اُس پر ایک فضیلت ہے؛ کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عِطر مَلا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چُھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا، مگر مسیح کا نہ رکھا؛ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے'' [۵]۔

''ضمیمۂ انجام آتھم'' ص ۷ میں لکھا: ''آپ کا کنجریوں سے مَیلان اور صحبت بھی، شاید اِسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا

۱...... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۳۱۱.

۲...... ظاہری طور پر

۳...... "روحاني خزائن"، ج ۱۸، ص ۲۱۹.

۴...... المرجع السابق، ج ۱۸، ۲۲۰.

۵...... "دافع البلاء"۔

آدمی ہو سکتا ہے''[1]۔

نیز اس رسالہ میں اُس مقدّس و برگزیدہ رسول پر اَور نہایت سخت سخت حملے کیے، مثلاً شریر، مکّار، بدعقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خللِ دماغ والا، بدقسمت، نِرا فریبی، پیروئے شیطان[2] حد یہ کہ صفحے پر لکھا: ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہّر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا''[3]۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں، تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے، اور دوسری جگہ یعنی ''کشتی نوح'' صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی: ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے''[4]۔

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔

''انجامِ آتھم'' صفحہ ۶ میں لکھتا ہے: ''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا''[5]۔

صفحے پر لکھا: ''اُس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں، اُس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سِوا مکر وفریب کے کچھ نہ تھا''[6]۔

''اِزالہ'' کے صفحہ ۴ میں ہے: ''ماسِوائے اِس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خَوارق[7] پر ایسے شبہات

۱...... "روحاني خزائن"، ج۱۸، ۲۲۰.   ۲...... المرجع السابق، ج۱۱، ص ۲۹۱.

۳...... المرجع السابق۔

۴...... "روحاني خزائن"، ج۱۹، ص ۱۸.

۵...... المرجع السابق، ج۱۱، ص۶.

۶...... المرجع السابق، ص۷.

۷...... نبی کے معجزات۔

ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا''(1)۔

کہیں اُن کے معجزہ کو کَل (2) کا کھلونا بتاتا ہے، کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے: ''اگر یہ عاجز اِس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو اِن اعجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا''(3)۔

اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا کہ ''جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے، وہ رُوحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکمّا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اِس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت وتوحید اور دینی استقامتوں کے دِلوں میں قائم کرنے میں اُن کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے(4)۔

غرض اِس دجّال قادیانی کے مُزَخرفات (5) کہاں تک گنائے جائیں، اِس کے لیے دفتر چاہیے، مسلمان اِن چند خرافات سے اُس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں، کہ اُس نبی اُولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے...! تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجّال کے متبع ہو رہے ہیں، یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں...! اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں...! کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ! ''مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِه وَكُفْرِه فَقَدْ كَفَرَ''(6)

''جو اِن خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب وکفر میں شک کرے، خود کافر ہے''۔

(2) **رافضی:** اِن کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ''تحفۂ اِثنا عشریہ''(7)

1...... المرجع السابق، ج3، ص106.

2...... چابی۔

3...... ''روحاني خزائن''، ج3، ص258.

4...... المرجع السابق۔

5...... جھوٹی اور بیہودہ باتیں۔

6...... ''الفتاوی الرضوية''(الجديدة)، كتاب الحظر والإباحة، اعتقاديات وسير، في ضمن الرسالة: ''الرمز المرصف على سؤال مولانا السيّد آصف''، ج21، ص279.

7...... اس کتاب کے مصنّف حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، اور یہ کتاب اپنے موضوع میں لاجواب وبے نظیر ہے۔

دیکھیے، چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے، یہاں تک کہ اُن پر سبّ وشتم ان کا عام شیوہ ہے، بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر[1] ومنافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ''خلافتِ راشدہ'' کو خلافتِ غاصبہ کہتا ہے، اور مولیٰ علی نے جو اُن حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور اُن کے مَدائح وفضائل بیان کیے، اُس کو تقیّہ وبزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ! منافقین وکافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر اُن کی مدح وستائش سے رطب اللسان رہنا شیرِ خدا کی شان ہو سکتی ہے...؟! سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآنِ مجید اُن کو ایسے جلیل ومقدّس خطابات سے یاد فرماتا ہے، وہ تو وہ، اُن کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی[2] کیا کافروں، منافقوں کے لیے اللہ عزّ وجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں...؟! پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرّم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں، اور یہ فرقہ کہے: تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتے ہیں...؟![3] نہ! کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں ﴿لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾[4] کے سچے مصداق تھے۔

پھر خود سید المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں[5] اور صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

1...... "تحفہ اثناء عشریۃ" (اُردو)، باب۹: أحکام فقہیہ: جن میں شیعوں نے ثقلین... إلخ، صحابہ کی تکفیر کرنا، ص۴۹۲، ملخّصاً.

2...... پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰.

3...... "تحفہ اثناء عشریۃ" (اُردو)، باب۱۱: خصوصیاتِ مذہبِ شیعہ، فصل نمبر۳، ہفوۃ۱، ص۶۸۸/۶۸۹، ملخّصاً.

4...... پ۶، المائدۃ: ۵٤.

5...... "السنن الکبری" للبیہقي، کتاب النکاح، باب تسمیۃ أزواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ج۷، ص۱۱۲، ملخّصاً، "تاریخ الخلفاء" للسیوطي، ذو النورین، عثمان بن عفان، نسبہ ومولدہ ولقبہ، ص۱٤۸، ملخّصاً.

صاحب زادیاں شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں (۱) کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں اُن کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے...؟! ہرگز نہیں!، ہرگز نہیں!۔

اِس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل پر اَصلح واجب ہے "یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عزّ وجل پر واجب ہے کہ وہی کرے، اُسے کرنا پڑے گا (۲)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ "ائمہَ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں"۔اور یہ بالاجماع کفر ہے؛ کہ غیرِ نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے (۳)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ "قرآن مجید محفوظ نہیں، بلکہ اُس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیئے" مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا...؟! اور یہ عقیدہ بھی بالِاجماع کُفر ہے؛ کہ قرآن مجید کا انکار ہے (۴)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ "اللہ عزّ وجل کوئی حکم دیتا ہے، پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے، پچھتاتا ہے"۔اور یہ بھی یقینی کفر ہے؛ کہ خدا کو جاہل بتانا ہے (۵)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ "نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں" مجوس (۶)

۱...... "مدارج النبوّت"، قسم پنجم، باب دوم ذکر أزواج مطہرات آنحضرت ﷺ، ج۲، ص٤٦٤، ملخّصاً.

۲...... "تحفہ اثناء عشریۃ" (أردو)، باب٥: مسائلِ إلٰهیات، عقیدہ نمبر۱۹، ص۲۹٥/۲۹٦، ملخّصاً.

۳......المرجع السابق، باب٦: انبیاء پر ایمان اور ان کی نبوّت، عقیدہ نمبر۲، ص۳۱۳، عقیدہ نمبر۱۰، ص۳۳٦،

"المستند المعتمد"، الثالثة: الرافضة، ص۲۲٤/۲۲٥۔

"الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدة)، ج١٤، ص٦٤٠.

۴...... "المستند المعتمد"، الثالثة: الرافضة، ص۲۲٤/۲۲٥.

۵...... "تحفہ اثناء عشریۃ" (أُردو)، باب٥: مسائل إلٰهیات، عقیدہ نمبر۹، ص۲۷۲، ملخّصاً۔

"المعتقد المنتقد"، ذکر سبع طوائف في الهند... إلخ، الثالثة: الرافضہ... إلخ، ص۲۲٥، ملخّصاً.

۶......مجوسی کی جمع،آگ کی پوجا کرنے والے۔

نے دو ہی خالق مانے تھے: یَزدان خالقِ خیر، اَہرمَن خالقِ شر[1]۔ اِن کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی، اربوں، سنکھوں خالق ہیں۔

(۳) وہابی: یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اِس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا، جس نے تمام عرب، خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علماء کو قتل کیا[2] صحابۂ کرام وائمہ وعلماء وشہداء کی قبریں کھود ڈالیں، روضۂ انور کا نام معاذ اللہ ''صنمِ اکبر'' رکھا تھا، یعنی بڑا بت، اَور طرح طرح کے ظلم کیے[3] جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا[4]۔ وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِسے خارجی[5] بتایا[6] اِس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''کتاب التوحید'' رکھا، اُس کا ترجمہ ہندوستان میں ''اسماعیل دہلوی'' نے کیا، جس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا، اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی[7]۔

اِن وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو اِن کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے[8] یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکمِ شرک وکفر لگایا کرتے، اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۴۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ ''آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی''[9] اِس کے بعد صاف لکھ دیا: سو پیغمبرِ خدا کے

۱...... "النبراس شرح شرح العقائد"، الكلام في خلق الأفعال، ص ۱۷۲، ملخّصاً.

۲......"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في اتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، ج٦، ص ٤٠٠، ملخّصاً.

۳......"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج١٤، ص٣٩٤.

۴...... "صحيح البخاري"، كتاب الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الفتن من قبل المشرق، الحديث: ٧٠٩٤، ص٥٩٢.

۵......اُس گمراہ فرقہ کا پیروکار جس نے حضرتِ علی کرّم اللہ وجہہ کی خلافت میں اُن سے بغاوت کی۔

۶......"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، مطلب فى اتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، ج٦، ص ٤٠٠.

۷...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج١٤، ص٣٩٥.

۸......"ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، مطلب في اتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، ج٦، ص ٤٠٠.

۹...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن، باب في خروج الدجّال، الحديث: ٧٣٨١، ص١٨٨.

فرمانے کے موافق ہوا، یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا[1] مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہوگیا۔

اِس مذہب کا رکنِ اعظم، اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے، ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصت نکلتی ہو[2]۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں، اور ان کے دامِ تزویر[3] سے بچیں، اور ان کے جبّہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سُنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں، اور ایمان، اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔ ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا، اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو، مقصود یہ ہے کہ اُن کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو، جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں، کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُن کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے...؟! کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کرسکتے ہو...؟! ہرگز نہیں! اِسی طرح یہ لا مذہب و بد مذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہوسکتے۔

''اِیضاح الحق'' صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے: ''تنزیہ اُو تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثباتِ رویت بلاجہت و محاذات ہمہ از قبیل بدعاتِ حقیقیہ است، اگر صاحبِ آں اعتقاداتِ مذکورہ را از جنسِ عقائدِ دینیہ مے شمارد''[4]۔

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا، اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے، حالانکہ یہ تمام اہلِ سنت کا عقیدہ ہے[5]۔ تو اِس قائل نے

۱...... ''تقوية الإيمان''، باب أول، فصل ٤: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ٤٥.

۲......ان کی شان میں نقص وعیب ظاہر ہوتا ہو۔ ۳......مکر و فریب

۴...... ''إيضاح الحقّ''.

۵...... ''شرح العقائد النسفيّة''، الدليل على كونه تعالى لا يوصف بالماهية ولا بالكيفية، ص ٤٠/٤١.

تمام پیشوایانِ اہلسنت کو گمراہ و بدعتی بتایا، ''بحرالرائق'' و ''درِمختار'' و ''عالمگیری'' میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے، کافر ہے[1]۔

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ٦٠ میں یہ حدیث:

((أَرَأَيۡتَ لَوۡ مَرَرۡتَ بِقَبۡرِيۡ أَ كُنۡتَ تَسۡجُدُ لَهٗ))[2]

نقل کر کے ترجمہ کیا کہ ''بھلا خیال تو کر جو تُو گزرے میری قبر پر، کیا سجدہ کرے تو اُس کو''، اُس کے بعد (ف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں[3]۔ حالانکہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الۡأَرۡضِ أَنۡ تَأۡكُلَ أَجۡسَادَ الۡأَنۡبِيَاءِ))[4]

''اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے اَجسام کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے''۔

((فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرۡزَقُ))[5]

''تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں''۔

اِسی ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ١٩ میں ہے: ہمارا جب خالق اللہ ہے، اور اس نے ہم کو پیدا کیا، تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اُسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا، اور کسی چوہڑے چمار[6] کا تو کیا ذکر''[7]۔

١...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، باب أحكام المرتدّين، ص٢٥٩۔
"الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتا ب السِير، ج١٤، ص٢٨٢.

٢......"مشكاة المصابيح"، كتاب النكاح، باب عشرة النساء وما لكلّ واحد من الحقوق، الفصل الثالث، ص٢٨٠.

٣......"تقوية الإيمان"، باب أوّل، فصل ٥، شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص٥٧.

٤...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ما جاء في الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، الحديث: ١٦٣٧، ص٢٥٧٥.

٥......المرجع السابق۔

٦......کمینہ اور نیچ

٧...... "تقوية الإيمان"، باب أوّل، فصل ا، شرک سے بچنے کا بیان، ص٢٨.

انبیائے کرام و اولیائے عِظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہوسکتی ہے...؟!

''صراطِ مستقیم'' صفحہ ۹۵: ''بمقتضائے ﴿ظُلُمٰتٌ ۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ [1] از وسوسۂ زنا، خیالِ مجامعتِ زوجہ خود بہتر است، و صرفِ ہمت بسوئے شیخ و اَمثالِ آں از معظّمین، گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورتِ گاؤ و خرِ خود ست'' [2]۔

مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلماتِ خبیثات! اَور کس کی شان میں؟ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں!۔ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اِس قول میں گستاخی ضرور ہے۔

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۰: ''روزی کی کشائش اور تنگی کرنی، اور تندرست و بیمار کر دینا، اِقبال و اِدبار [3] دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے، اور کسی انبیاء، اولیاء، بُھوت، پَری کی یہ شان نہیں، جو کسی کو ایسا تصرّف ثابت کرے، اور اس سے مرادیں مانگے، اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے، سو وہ مشرک ہو جاتا ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ اِن کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہے، ہر طرح شرک ہے [4]۔ ''قرآن مجید'' میں ہے:

﴿أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [5]

''اُن کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے''۔

قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دولت مند کر دیا، اور یہ کہتا ہے: ''جو کسی کو

۱...... اندھیرے ہیں جو درجے میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔ پ ۱۸، النور: ٤٠.

۲...... زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔

۳......عروج و زوال۔

۴...... "تقویة الإیمان"، باب أوّل، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملتقطاً.

۵...... پ ۱۰، التوبة: ٧٤.

ایسا تصرّف ثابت کرے مشرک ہے''۔ تو اِس کے طور پر قرآنِ مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے...! قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

﴿وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي﴾[1]

''اے عیسیٰ! تُو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے''۔

اور دوسری جگہ ہے:

﴿أُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾[2]

''عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مُردوں کو جِلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے''۔

اب قرآن کا تو یہ حکم ہے، اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے، جو کسی کو ایسا تصرّف ثابت کرے مشرک ہے[3]۔ اب وہابی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرّف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کیا، تو اُس پر کیا حکم لگاتے ہیں...؟! اور لُطف یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل نے اگر اُن کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہے، تو معلوم نہیں کہ اِن کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے؟

''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۱۱: ''گِرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گِرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اُس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اِس تعظیم کے لائق ہے، یا یُوں کہ اُن کی اِس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے، ہر طرح شرک ہے''[4]۔

متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ''ابراہیم نے مکّہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا،

۱...... پ۷، المائدة: ۱۱۰.

۲...... پ۳، آل عمران: ٤٩.

۳...... "تقوية الإيمان"، باب أوّل، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملتقطاً.

۴...... المرجع السابق، ص۲۳.

اِس کے ببول کے درخت نہ کاٹے جائیں، اور اِس کا شکار نہ کیا جائے''[1]۔

مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے!، تم نے دیکھا اِس گُستاخ نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر کیا حکم جڑا...؟!

''تقویۃ الایمان''، صفحہ ۸: ''پیغمبرِ خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اُسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے، اور اُن کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا، اور منّتیں ماننی، اور نذر و نیاز کرنی، اور ان کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنا، یہی اُن کا کفر وشرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے، گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ ومخلوق ہی سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے''[2] یعنی جو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شفاعت مانے، کہ حضور اللہ عزّ وجل کے دربار میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اِس کے نزدیک وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے، مسئلۂ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا، اور تمام مسلمانوں صحابہ وتابعین وائمۂ دین واولیاء وصالحین سب کو مشرک وابوجہل بنادیا۔

''تقویۃ الایمان''، صفحہ ۵۸: ''کوئی شخص کہے: فُلانے درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول جانے؛ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے، رسول کو کیا خبر''[3]۔ سبحان اللہ...! خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پیڑ کے پتے کی تعداد جان لی جائے۔

''تقویۃ الایمان''، صفحہ ۷: ''اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت نہیں دی''[4]۔ اِس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیاءِ عظام کی کرامت کا صاف انکار ہے۔

۱...... "صحیح مسلم"، کتاب الحجّ، فضل المدینة ودعاء النبي فیھا بالبرکة ... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۷، ص ۷۰۹، ملخّصاً.

۲...... "تقویة الإیمان"، باب أوّل توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۱، ملتقطاً.

۳...... المرجع السابق، فصل ۵ شرک فی العادات کی برائی کا بیان، ص ۵۵.

۴...... المرجع السابق، ص ۲۰.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾[1]

''قسم فرشتوں کی جو کاموں میں تدبیر کرتے ہیں''۔

تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے۔

صفحہ ۲۲: ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''[2]۔

تعجب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالکِ ہر دوسَرا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کسی چیز کے مختار نہیں...!

اِس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے''[3]۔ بلکہ اُن کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھ دیا کہ وقوعِ کذب[4] کے معنی درست ہوگئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا، ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے؟

سبحان اللہ...! خدا کو جھوٹا مانا، پھر بھی اسلام وسنّیت وصلاح کسی بات میں فرق نہ آیا، معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرالیا ہے!

ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ ''نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو خاتم النبیین بمعنی آخرالانبیاء نہیں مانتے''[5]۔ اور یہ صریح کفر ہے[6] چنانچہ ''تحذیر الناس'' ص۲ میں ہے: ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم[7] کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخّر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح

۱...... پ ۳۰، النازعات: ٥.

۲...... "تقوية الإيمان"، باب أوّل، فصل ٤: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ٤٣.

۳...... "براهين قاطعه"، مسئله خلف وعيد، ص٦/٧، ملخّصاً.

۴...... جھوٹ کے واقع ہونے۔

۵......"تحذير الناس"، خاتم النبیّین کا معنی، ص ٤/٥.

۶...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، في ضمن الرسالة: "المبين ختم النبيين"، ج ١٤، ص ٣٣٣.

۷...... ہم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم لکھتے ہیں؛ کیونکہ رسول اللہ کے نامِ پاک کے ساتھ صلعم لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے۔ (''بہارِ شریعت''، ج ۱، حصہ ۳، نماز کی سنّتیں، ص ۸۸)۔

میں ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [۱] فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟! ہاں! اگر اِس وصف کو اَوصافِ مدح میں سے نہ کہیے، اور اِس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبارِ تاخّرِ زمانی صحیح ہوسکتی ہے'' [۲]۔

پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زماناً متاخّر ہونے کو خیالِ عوام کہا، اور یہ کہا کہ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ حالانکہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے [۳] تو معاذ اللہ اس قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا، اور اہلِ فہم سے خارج کیا، پھر اس نے ختمِ زمانی کو مطلقاً [۴] فضیلت سے خارج کیا، حالانکہ اسی تاخّرِ زمانی کو حضور نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا،

پھر صفحہ ۴ پر لکھا: ''آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں، اور سِوا آپ کے اَور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض'' [۵]۔

صفحہ ۱۶: ''بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اَور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے'' [۶]۔

صفحہ ۳۳: ''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، چہ جائیکہ آپ کے مُعاصِر [۷] کسی اور زمین میں، یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی

۱...... پ ۲۲، الاحزاب: ٤٠.

۲...... "تحذير الناس"، خاتم النبیین کا معنی، ص ٤، ٥.

۳...... "جامع الترمذي"، أبواب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتّى يخرج كذّابون، الحديث: ٢٢١٩، ص ١٨٧٥، ملخّصاً.

"المعجم الكبير"، مسند حذيفة بن اليمان، ج ٣، ص ١٧٠، ملخّصاً.

۴...... پہلے تو بالذات کا پردہ رکھا تھا پھر کھیل کھیلا کہ اسے مقامِ مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں ۱۲ منہ (المصنّف) غفرلہ۔

۵...... "تحذير الناس"، خاتم النبیین کا معنی، ص ٦.

۶...... المرجع السابق، خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم... إلخ، ص ١٨.

۷......ہم زمانہ۔

اَور نبی تجویز کیا جائے''(۱)۔ لطف یہ کہ اِس قائل نے اِن تمام خرافات کا ایجادِ بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا۔

صفحہ ۳۴ پر ہے: ''اگر بوجہِ کم اِلتفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آ گیا، اور کسی طفلِ نادان (۲) نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی، تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا... ؟!۔

گاہِ باشد کہ کودکِ ناداں

بغلط بر ہدف زند تیرے (۳)

ہاں! بعد وضوحِ حق (۴) اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی، اور وہ اَگلے کہہ گئے تھے میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں، تو قطع نظر اِس کے کہ قانونِ محبتِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے یہ بات بہت بعید ہے، ویسے بھی اپنی عقل وفہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے''(۵)۔

یہیں سے ظاہر ہو گیا جو معنی اس نے تراشے سلف میں کہیں اُس کا پتا نہیں، اور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اُس کو خیالِ عوام بتا کر رد کر دیا کہ اِس میں کچھ فضیلت نہیں، اِس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتویٰ دیا وہ ''حُسام الحرمَین''(۶) کے مطالعہ سے ظاہر، اور اُس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا(۷)

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اِن نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے، اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے: ''انبیاء اپنی امّت سے

۱...... "تحذير الناس"، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳٤.
۲......نا سمجھ بچہ۔
۳......ممکن ہے کہ نادان بچہ غلطی سے اپنے تیر کو نشانہ پر مارے۔
۴......حق ظاہر ہونے کے بعد۔
۵......"تحذير الناس"، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳٥.
۶......اس کتاب کے مصنف امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، یہ ایک فتویٰ ہے جس پر علمائے حرمَین شریفَین کی لاجواب تصدیقات ہیں، اس کا پورا نام "حُسام الحرمَین علی منحر الکفر والمَین" ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے مفید ہے۔
۷......"تحذير الناس"، تفسیر بالرائے کا مفہوم، ص ٤٥.

ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر اُمّتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں''(۱)۔

اور سنیے! اِن قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیاء کی نبوت کو حادث بتایا۔ صفحہ ۷ میں ہے: ''کیونکہ فرق قِدمِ نبوت اور حُدوثِ نبوت باوجود اتحادِ نوعی خوب جب ہی چسپاں ہوسکتا ہے''(۲)۔

کیا ذات و صفاتِ الٰہی کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے...؟! نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال، جب حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بھی حادث نہ ہوئے، بلکہ ازلی ٹھہرے، اور جو اللہ وصفاتِ الٰہیہ کے سِوا کسی کو قدیم مانے باجماعِ مسلمین کافر ہے(۳)۔

اِس گروہ کا یہ عام شیوہ ہے کہ جس امر میں محبوبانِ خدا کی فضیلت ظاہر ہو، طرح طرح کی جھوٹی تاویلات سے اسے باطل کرنا چاہیں گے، اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص(۴) ہو، مثلاً ''بَراہینِ قاطعہ'' صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ: ''نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں''(۵)۔ اور اُس کو شیخ محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا، بلکہ اُسی صفحہ پر وسعتِ علمِ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ: ''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیطِ زمین کا فخرِ عالَم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے...؟! کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نُصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''(۶)۔

۱...... المرجع السابق، نبوّت کمالاتِ علمی میں سے ہے، ص ۷.

۲...... المرجع السابق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوّت وصفِ ذاتی ہے، ص ۹.

۳...... "المعتقد المنتقد"، الباب الأوّل في الإلهيات، تفصيل ما يجب للّه تعالى منه (۲) أنّه تعالى قديم، ص ۱۸، ملتقطاً.

۴...... عظمت وشان گھٹانا.

۵...... "براهينِ قاطعه بجواب أنوار ساطعه"، مسئله علم غيب، ص ۵۵.

۶...... المرجع السابق.

جس وسعتِ علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اُس پر نص ہونا بیان کرتا ہے، اُسی کو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے شرک بتاتا ہے، تو شیطان کو خدا کا شریک مانا، اور اُسے آیت وحدیث سے ثابت جانا۔ بے شک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے، ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اِس قائل نے ابلیسِ لعین کے علم کو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علم سے زائد بتایا یا نہیں؟ ضرور زائد بتایا! اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا! اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا۔ یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے (۱)۔ کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا...؟!

''حفظ الایمان'' صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی: ''آپ کی ذاتِ مقدّسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اِس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید و عَمرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبَہائم کے لیے بھی حاصل ہے''(۲)۔

مسلمانو! غور کرو کہ اِس شخص نے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی، کہ حضور جیسا علم زید وعَمرو تو زید وعَمرو، ہر بچے اور پاگل، بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں...؟ ہرگز نہیں! اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ ورسول نے منع نہیں کیا، بلکہ قرآن وحدیث سے اس کا جواز

۱...... "نسيم الرياض"، القسم الرابع في تصريف وجوه الأحكام ... إلخ، الباب الأوّل في بيان ما هو في حقّه ﷺ سب أو نقص من تعريض أو نصّ، ج٦، ص١٤٦، ملخّصاً.

"الدولة المكّية بالمادة الغيبية"، النظر الأوّل، العلم الذاتي مختصّ بالمولى سبحانه وتعالى ... إلخ، ص٣٩، ملخّصاً.

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب السير، (حصّه دوم) في ضمن الرسالة: "جزاء اللّه عدوّه بإبائه ختم النبوّة"، قرآن کی نصِ قطعی کا اوراس میں شبہ کرنے والا ملعون، مخلد فی النیر ان ہے... إلخ، ج١٥، ص٦٣٠/٦٣١، ملخّصاً.

۲...... "حفظ الإيمان"، جواب سؤال سوم، ص١٣.

ثابت، اُس کو ممنوع کہنا تو درکنار، اُس پر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں، مثلاً مجلسِ میلا دشریف اور قیام وایصالِ ثواب و زیارتِ قبور و حاضریٔ بارگاہِ بیکس پناہ سرکارِ مدینہ طیّبہ، وعُرسِ بزرگانِ دین و فاتحہ، سوم و چہلم، واستمداد بأرواحِ انبیاء واولیاء، اور مصیبت کے وقت انبیاء واولیاء کو پکارنا وغیر ہا، بلکہ میلا دشریف کی نسبت تو ''براہینِ قاطعہ'' صفحہ ۱۴۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے: ''پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثلِ ہنود کے، کہ سانگ کنہیا(۱) کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثلِ روافض کے، کہ نقلِ شہادتِ اہلبیت ہر سال مناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ (۲) آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود حرکتِ قبیحہ، قابلِ لوم (۳) وحرام وفسق ہے، بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے، وہ تو تاریخِ معیّن پر کرتے ہیں، اِن کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافاتِ فرضی بناتے ہیں''(۴)۔

(۴) **غیر مقلدین:** یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے، وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عزّ وجل اور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں بکی ہیں، غیر مقلدین سے ثابت نہیں، باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں، اور اِن حال کے اشد دیو بندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر اُن قائلوں کو کافر نہیں جانتے، اور اُن کی نسبت حکم ہے کہ جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایک نمبر اِن کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا، تمام مسلمانوں سے الگ انہوں نے ایک راہ نکالی، کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے، اور ائمۂ دین کو سبّ وشتم سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حقیقۃً تقلید سے خالی نہیں، ائمۂ دین کی تقلید تو نہیں کرتے، مگر شیطانِ لعین کے ضرور مقلّد ہیں۔ یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر (۵) تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔

۱...... ہندوؤں کا ایک بُت جس کا نام سِری کرشن ہے، یہ لوگ ہر سال وقتِ معیّن پر اُس کی پیدائش کا ڈرامہ کرتے ہیں۔

۲...... یعنی تماشا واداکاری۔

۳...... بُری حرکت، ملامت کے لائق۔

۴...... ''براھین قاطعہ''، نقل فتوی جناب مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی... إلخ، ص ۱۵۲.

۵...... ''الفتاوی الرضویة'' (الجدیدة)، کتاب السیر، ج۱٤، ص ۲۸۰-۲۹۲، ٤۰۲، ملخّصاً.

مسئلہ: مطلق تقلید فرض ہے[1]، اور تقلیدِ شخصی واجب[2]۔

ضروری تنبیہ: وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہے، جس چیز کو دیکھیے بدعت ہے، لہٰذا بدعت کسے کہتے ہیں اِسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، بدعتِ مذمومہ وقبیحہ وہ ہے جو کسی سنّت کے مخالف ومزاحم[3] ہو، اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔ اور مطلق بدعت تو مستحب، بلکہ سنّت، بلکہ واجب تک ہوتی ہے[4]۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں:

((نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ))[5]

''یہ اچھی بدعت ہے''۔

حالانکہ تراویح سنّتِ مؤکّدہ ہے، جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعتِ قبیحہ نہیں ہوسکتا[6] ورنہ خود وہابیہ کے مدارس، اور اُن کے وعظ کے جلسے، اس ہیأتِ خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے۔ پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے...؟ مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے اُمور ہیں سب بدعت، اور جس میں اِن کا مطلب ہو وہ حلال وسنّت۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

1...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، مناظرة وردّ بد مذهبان، في ضمن الرسالة: "أطائب الصيب على أرض الطيب"، ج۲۷، ص۶۴۴/۶۴۵، ملخّصاً.

2...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، في ضمن الرسالة: "النهي الأكيد عن الصلاة وراء عدي التقليد"، ج۶، ص۷۰۴، ملخّصاً.

3......اور رُکاوٹ ڈالنے والی۔

4...... "أشعّة اللمعات"، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنّة، الفصل الأول، ج۱، ص۱۳۵، ملخّصاً.

5......"صحيح البخاري"، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، الحديث: ۲۰۱۰، ص۱۵۷.

6......"مرقاة المفاتيح"، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنّة، الفصل الأوّل، ج۱، ص۳۶۸، ملخّصاً.

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے:

۱) صغریٰ ۲) کبریٰ [۱]

امامتِ صغریٰ، امامتِ نماز ہے، اِس کا بیان ان شاءاللہ تعالیٰ کتابُ الصلاۃ میں آئے گا۔

امامتِ کبریٰ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نیابتِ مطلقہ، کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام اُمورِ دینی ودنیوی میں حسبِ شرع تصرّفِ عام کا اختیار رکھے، اور غیرِ معصیت میں اُس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اِس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں [۲] اِن کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے، جس سے اُن کا یہ مقصد ہے کہ برحق اُمرائے مؤمنین خلفائے ثلٰثہ ابوبکر صدیق وعمرِ فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں [۳] حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اِجماع ہے [۴] مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وحضرات حسنَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کی خلافتیں تسلیم کیں [۵] اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا؛ مولیٰ علی، علوی کیسے ہو سکتے ہیں!، رہی عصمت، یہ انبیاء وملائکہ کا خاصہ ہے [۶] جس کو ہم پہلے بیان کر آئے، امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے [۷]۔

۱...... "الدرّ المختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۳۱، ملتقطاً.

۲......المرجع السابق، ص۳۳۲۔۳۳٤، ملخّصاً۔

"تقريرات الرافعي على ردّ المحتار"، ج۲، ص۳۳۲، ملخّصاً.

۳......"ردّ المحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج۲، ص۳۳۳/ ۳۳٤، ملخّصاً.

٤...... "النبراس"، ويكون الإمام من قريش، ص۳۱٦، ملخّصاً.

۵...... "اليواقيت"، المبحث الثالث والأربعون... إلخ، الجزء الثاني، ص۳۲۹، ملخّصاً.

٦...... "التفسير الكبير"، البقرة: ۳٦، ج۱، ص٤۵۷، ملخّصاً، پ۲۸، التحريم: ٦، ملخّصاً.

۷...... "ردّ المحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج۲، ص۳۳٤، ملخّصاً.

مسئلہ ۱: محض مستحقِ امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اہلِ حَلّ و عقد[1] نے اُسے امام مقرر کیا ہو، یا امامِ سابق نے[2]۔

مسئلہ ۲: امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو، خلافِ شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں[3]۔

مسئلہ ۳: امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو، یا علماء کی مدد سے کام کرے[4]۔

مسئلہ ۴: عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں[5] اگر نابالغ کو امامِ سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے، اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا، اور حقیقۃً اُس وقت تک وہ والی، امام ہے[6]۔

عقیدہ (۱): نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بعد خلیفۂ برحق و امامِ مطلق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں؛ کہ انہوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا[7]۔

عقیدہ (۲): بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و مَلک سے افضل صدیق

۱...... دینی اور دنیاوی انتظامی معاملات کو جاننے والے۔

۲...... "شرح المواقف"، المرصد الرابع، المقصد الثالث فيما تثبت به الإمامة، ج٤، الجزء٨، ص٣٨٢/ ٣٨٣، ملخّصاً.

۳...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في وجوب طاعة الإمام، ج٦، ص٤٠٣ / ٤٠٤، ملتقطاً.

۴...... "المسامرة"، الأصل التاسع: شروط الإمام، ص٣١٨/٣٢٢، ملتقطاً.

۵...... المرجع السابق، ص٣١٨.

۶...... "نتائج المذاكرة بتحقيق المباحث المسايرة"، قوله: أي كونه... إلخ، ص ٣٢٠، ملخّصاً.

۷...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث أفضل البشر بعد نبيّنا أبو بكر ثمّ عمر ثمّ عثمان ثمّ علي وخلافتهم على هذا الترتيب أيضاً، ص ١٥٠، ملخّصاً.

"النبراس"، وخلافة الخلفاء الراشدين، ص٣٠٨، ملخّصاً.

اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم [1] جو شخص مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے [2]۔

عقیدہ (۳): افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزّ وجلّ کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو، اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں، نہ کثرتِ اجر؛ کہ بارہا مفضول [3] کے لیے ہوتی ہے، حدیث میں ہمراہیانِ سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ: ((اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اجر ہے، صحابہ نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے)) [4]۔

تو اجر اُن کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے، زیادت درکنار، کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صحابیت! ، اس کی نظیر بلاتشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے، اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیٔ مزاج دیا، تو انعام انہیں کو زائد ملا، مگر کہاں وہ اور کہاں وزیرِ اعظم کا اعزاز؟

عقیدہ (۴): ان کی خلافت بر ترتیبِ افضلیت ہے، یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ افضلیت بر ترتیبِ خلافت، یعنی افضل یہ کہ مُلک داری و مُلک گیری میں زیادہ سلیقہ [5] جیسا آج کل سُنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں، یوں ہوتا تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ اِن کی خلافت کو فرمایا:

((لَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ، حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)) [6]

اور صدیقِ اکبر کی خلافت کو فرمایا:

۱...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث أفضل البشر بعد نبيّنا... إلخ، ص۱۴۹/ ۱۵۰، ملخّصاً.

۲...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، باب أحكام المرتدّين، ج۲، ص۲۶۴.

۳...... وہ شخص جس پر کسی کو فضیلت دی جائے۔ ۴...... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردي في أخبار المهدي، ج۲، ص۷۷، ملخّصاً۔ ۵...... "اليواقيت"، المبحث ۴۳، الجزء الثاني، ص ۳۳۲، ملخّصاً.

۶...... میں نے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے حتّٰی کہ لوگ (اُن کے نکالے ہوئے پانی سے) سیراب ہو گئے ("صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحديث: ۳۶۷۶، ص۲۹۹، ملتقطاً).

((فِي نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ))[1]

عقیدہ (۵): خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشَّرہ وحضرات حسنین واصحابِ بدر واصحابِ بیعۃ الرضوان کے لیے افضلیت ہے، اور یہ سب قطعی جنتی ہیں[2]۔

عقیدہ (۶): تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل[3] ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے[4]۔

عقیدہ (۷): کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے؛ کہ وہ حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے، اور اپنے آپ کو سُنّی کہے، مثلاً حضرت امیرِ معاویہ، اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابوسفیان، اور والدۂ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص، وحضرت مغیرہ بن شعبہ، و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم[5] حتی کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبلِ اسلام حضرت سیّدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا، اور بعدِ اسلام اَخبث الناس خبیث مسیلمہ کذّاب ملعون[6] کو واصلِ جہنم کیا، وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس وشرالناس کو قتل کیا[7] اِن میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تبرّا[8] ہے[9] اور اِس کا قائل رافضی، اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی؛ کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت

۱......ان کے (دورانِ خواب، کنوئیں سے پانی) نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ انہیں معاف فرمائے۔

("صحیح البخاري" کتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحدیث: ۳۶۷۶، ص۲۹۹)

۲......"النبراس شرح شرح العقائد"، ص ۳۳۳/۳۳۲، ملتقطاً.

۳......"شرح صحیح مسلم" للنووي، کتاب فضائل الصحابة رضي اللّٰه تعالی عنهم، ج۲، ص۲۷۲، ملخّصاً.

۴......"شرح العقائد النسفیّة"، ویکفّ عن ذکر الصحابة رضي اللّٰه عنهم إلّا بخیر، ص۳۲۷، ملخّصاً.

۵......"النبراس"، محاربات الصحابة واجبة التأویل، ص۳۲۹/۳۳۰، ملخّصاً.　۶......بڑے جھوٹے، لعنتی۔

۷......"أسد الغابة في معرفة الصحابة"، الجزء الخامس، رقم الترجمة: ۵۴۴۲، ص۴۵۴.

۸......توہین۔　۹......"النبراس"، محاربات الصحابة واجبة التأویل، ص ۳۳۰، ملخّصاً.

سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کُفر ہے[1]۔

عقیدہ (۸): کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا[2]۔

مسئلہ ۵: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

عقیدہ (۹): تمام صحابۂ کرام اعلیٰ وادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک[3] نہ سنیں گے، اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا[4] یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔

عقیدہ (۱۰): صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ ورسول کے خلاف ہے[5]۔ اللہ عزّ وجل نے ''سورۂ حدید'' میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ، اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا:

﴿كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾[6]

''سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا''۔

ساتھ ہی ارشاد فرمادیا:

۱...... "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب السیر، في ضمن الرسالة: "ردّ الرفضة"، ج۱٤، ص۲۵۱.

۲...... المرجع السابق، في ضمن الرسالة: "اعتقاد الأحباب في الجمیل والمصطفیٰ والآل والأصحاب"، ج۲۹، ص۳۵۷۔

۳...... ہلکی سی آواز بھی۔

۴...... پ۳۰، البیّنة: ۸، پ۲۷، الحدید: ۱۰، پ۱۷، الأنبیاء: ۱۰۳.

۵...... "شرح العقائد النسفیّة"، مبحث یجب الکفّ عن الطعن في الصحابة، ص۱۶۲/۱۶۳، ملخّصاً.

۶...... پ۲۷، الحدید: ۱۰.

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ (۱)

''اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے''۔

تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب وکرامت وثواب کا وعدہ فرما چکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟! کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

عقیدہ (۱۱): امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیثِ ''صحیح بخاری'' میں بیان فرمایا ہے (۲) مجتہد سے صواب و خطا (۳) دونوں صادر ہوتے ہیں (۴)۔ خطا دو قسم ہے: خطاءِ عنادی، یہ مجتہد کی شان نہیں، اور خطاءِ اجتہادی، یہ مجتہد سے ہوتی ہے، اور اِس میں اُس پر عنداللہ اصلاً مؤاخذہ نہیں۔ مگر احکامِ دنیا میں وہ دو قسم ہے: خطاءِ مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا، یہ وہ خطاءِ اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو، جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطاءِ منکَر، یہ وہ خطاءِ اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا؛ کہ اس کی خطا باعثِ فتنہ ہے۔ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیرالمومنین علی مرتضی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطاً کا تھا (۵) اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈِگری (۶) اور امیرِ معاویہ کی مغفرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (۷)۔

۱...... المرجع السابق.

۲...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر معاوية رضي الله تعالى عنه، الحديث: ۳۷٦۵، ص ۳۰٦.

۳......صحیح اور غلط۔

۴......"شرح العقائد النسفيّة"، مبحث المجتهد قد يخطئ ويصيب، ص ۱۷۵.

۵...... "الفتاوى الرضوية" (القديمة)، ج ۹، ص ۷۰.

٦......یعنی تائید وسندِ حق۔

۷......اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی ہوا۔

مسئلہ ۶: یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہنے کا حکم دیا ہے (۱) یہ استثناء نئی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ (۱۲): منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی؛ کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی (۲)۔ پھر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی (۳) اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے (۴)۔

امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں (۵) اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں ارشاد ہے کہ:

''مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ طَيْبَة وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ'' (۶)

''وہ نبی آخر الزماں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) مکہ میں پیدا ہوگا، اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا، اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی''۔

تو امیرِ معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیئے، اور خلافت امیرِ معاویہ کو سپرد کردی، اور انکے ہاتھ پر

۱...... "نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض"، القسم الثاني فيما يجب على الأنام من حقوقه ﷺ، ج۵، ص۹۳۔

۲...... "النبراس شرح شرح العقائد النسفيّة"، اختلاف معاوية وعلي، ص۳۰۸.　۳...... المرجع السابق.

۴...... "تاريخ الخلفاء"، فصل في مدّة الخلافة في الإسلام، ص۱۲.

۵...... "المسامرة"، ما جرى بين معاوية وعلي، ص۳۱۶، ملخّصاً.

۶...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الفضائل، الفصل الثاني، الحديث: ۵۷۷۱، ج۳، ص۲۵۸، ملتقطاً، عن التوراة۔

بیعت فرمالی، اور اس صُلح کو حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))[1]

''میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزّ وجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے''۔

تو امیرِ معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، بلکہ حضرت عزّت جلّ وعلا پر طعن کرتا ہے[2]۔

عقیدہ (۱۴): ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبوبہ عروس ہیں، جو انہیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ایذا دیتا ہے[3] اور حضرت طلحہ وحضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرۂ مبشّرہ[4] سے ہیں، ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر اِن سب نے بالآخر رجوع فرمائی، عرفِ شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلۂ امامِ برحق کو کہتے ہیں، عناداً[5] ہو خواہ اجتہاداً[6] ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا، گروہِ امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسبِ اصطلاحِ شرع اطلاق فئہ باغیہ آیا ہے[7] مگر اب کہ باغی بمعنی مُفسِد ومُعانِد وسرکش ہوگیا اور دُشنام[8] سمجھا جاتا ہے، اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں[9]

۱...... "المسامرة"، ما جرى بين معاوية وعلي، ص۳۱۷، ملخّصاً، "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، الحديث: ۳۷٤٦، ص۳۰۵.

۲...... "شرح العقائد النسفيّة"، مبحث يجب الكفّ عن الطعن في الصحابة، ص۱٦۲، ملخّصاً.

۳...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، الحديث: ۳۷۷۲، ص۳۰٦.

۴......وہ دس صحابہ جنہیں اُن کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔

۵......دشمنی کے طور پر

٦...... "ردّ المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، ص۳۹۸.

۷......شریعت کی اصطلاح میں اسے باغی گروہ کہا گیا ہے۔

۸......گالی

۹...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج ١٤، ص٢٤٦، "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدّين، ج٢، ص٢٦٤، ملخّصاً.

عقیدہ (۱۴): ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت الصدیق محبوبۂ محبوبِ رب العالمین جلّ و علا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلّم پر معاذ اللہ تہمتِ ملعونۂ افک [۱] سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی، تبرّائی، بددین، جہنمی ہے۔

عقیدہ (۱۵): حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں، ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین خاسر ہے [۲]۔

عقیدہ (۱۶): یزیدِ پلید فاسق فاجر مرتکبِ کبائر تھا، معاذ اللہ اس سے اور ریحانۂ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت...؟! آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ: ''ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل؟ ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے''۔ ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی [۳] مستحقِ جہنم ہے۔ ہاں! یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہلِ سنّت کے تین قول ہیں، اور ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت، یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا، نہ کافر کہیں، نہ مسلمان [۴]۔

عقیدہ (۱۷): اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایانِ اہلِ سنّت ہیں، جو اِن سے محبت نہ رکھے، مردود وملعون خارجی ہے [۵]۔

عقیدہ (۱۸): ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ، وام المؤمنین عائشہ صدیقہ، وحضرت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں، اور انہیں اور بقیہ بناتِ مکرّمات وازواجِ مطہّرات [۶] رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے [۷]۔

۱...... آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان۔

۲...... "شرح الفقه الأكبر"، ومنها: تفضيل سائر الصحابة بعد الأربعة... إلخ، ص۱۱۹.

۳...... وہ لوگ جو اپنے سینوں میں حضرتِ علی اور حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض وکینہ رکھتے ہیں۔

۴...... "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب السير، ج۱٤، ص۵۹۱/۵۹۲،

"أحكامِ شريعت"، ص۱۳۰.

۵...... "اليواقيت"، المبحث ٤٤ في بيان وجوب الكفّ عما شجر بين الصحابة... إلخ، الجزء الثاني، ص۳۳٤، ملخّصاً.

۶...... اور اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی باقی تمام عزت وعظمت والی صاحبزادیاں اور پاک وطاہر بیویاں۔

۷...... "شرح الفقه الأكبر"، منها: تفضيل سائر الصحابة... إلخ، ومنها: تفضيل النساء، ص۱۱۹/۱۲۰.

عقیدہ (۱۹): اِن کی طہارت کی گواہی قرآنِ عظیم نے دی[۱]۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قربِ خاص ہے کہ مولیٰ عزّ وجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ ۱: ولایت وَہبی شے ہے[۲] نہ یہ کہ اعمالِ شاقّہ[۳] سے آدمی خود حاصل کرلے، البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اِس عطیۂ الٰہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں، اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے[۴]

مسئلہ ۲: ولایت بے علم کو نہیں ملتی، خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزّ وجل نے اس پر علوم منکشف کردیئے ہوں[۵]۔

عقیدہ (۱): تمام اولیائے اوّلین وآخرین سے اولیائے محمدیّین یعنی اِس اُمّت کے اولیاء افضل ہیں، اور تمام اولیائے محمدیّین میں سب سے زیادہ معرفت وقربِ الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، اور اِن میں ترتیب وہی ترتیبِ افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت وقرب صدیقِ اکبر کو ہے، پھر فاروقِ اعظم، پھر ذوالنورین، پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین[۶]۔ ہاں مرتبۂ تکمیل پر حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جانبِ کمالاتِ نبوت حضراتِ شیخین کو قائم فرمایا، اور جانبِ کمالاتِ ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو، تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی، اور انہیں کے دستِ نگر[۷] تھے، اور ہیں، اور رہیں گے۔

عقیدہ (۲): طریقت منافئ شریعت نہیں[۸] وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل

۱...... پ ۲۲، الأحزاب: ۳۳.　　۲......ولایت، اللہ کی طرف سے عطا کردہ انعام ہے۔

۳......سخت مشکل اعمال۔

۴...... "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، ج ۲۱، ص ۶۰۶، ملخّصاً.

۵...... المرجع السابق، من ضمن الرسالة: "مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء"، ص ۵۳.

۶...... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث: أفضل البشر بعد نبینا ﷺ، ص ۱۴۹/ ۱۵۰.

۷......محتاج۔　　۸......طریقت، شریعت کو باطل ومردود کرنے والی نہیں۔

مُتصوِّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اَور ہے، شریعت اَور، محض گمراہی ہے، اور اس زُعمِ باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و اِلحاد(۱)۔

مسئلہ ۳: احکامِ شرعیّہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ بعض جہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سیّد الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا:

''صَدَقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلٰکِنْ إِلٰی أَیْنَ؟ إِلَی النَّارِ''

''وہ سچ کہتے ہیں، بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو''(۲)۔

البتہ! اگر مجذوبیت(۳) سے عقلِ تکلیفی زائل ہوگئی ہو جیسے غشی والا، تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا، مگر یہ بھی سمجھ لو! جو اس قسم کا ہوگا اُس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا(۴)۔

مسئلہ ۴: اولیائے کِرام کو اللہ عزّ وجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرّفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں، علومِ غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں، ان میں بہت کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن(۵) اور تمام لوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے واسطہ وعطا سے، بے وِساطتِ رسول کوئی غیرِ نبی کسی غیب پر مُطّلع نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ (۳): کرامتِ اولیاء، حق ہے، اِس کا منکر گمراہ ہے(۶)۔

مسئلہ ۵: مُردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شِفا دینا، مشرق سے مغرب تک

۱...... ''الفتاوی الرضویۃ'' (الحدیدۃ)، ج۲۱، ص۵۲۳، ۵۲۹، ملخّصاً.

۲......المرجع السابق، ص۵۳۸، بتغیر قلیل۔

۳......اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق ہونے۔

۴...... ''ملفوظاتِ اعلیٰحضرت بریلوی''، حصّہ دوم، ص۲۴۰، مختصراً۔

۵......روزِ اول سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرہ کا تفصیلی علم۔

۶...... ''شرح العقائد النسفیّۃ''، مبحث کرامات الأولیاء حق، ص۱۴۶.

ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خَوارقِ عادات [۱]، اولیاء سے ممکن ہیں [۲] سِوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہوچکی ہے۔ جیسے قرآنِ مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا، یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزّ وجل کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اِس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے کافر ہے [۳]۔

مسئلہ ۶: اِن سے اِستمداد و اِستعانت محبوب ہے، یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں، چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو [۴] رہا ان کو فاعلِ مستقل جاننا، یہ وہابیہ کا فریب ہے، مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا، مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ ۷: اِن کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لیے سعادت و باعثِ برکت ہے [۵]۔

مسئلہ ۸: اِن کو دُور و نزدیک سے پکارنا سلفِ صالح کا طریقہ ہے [۶]۔

مسئلہ ۹: اولیائے کِرام اپنی قبروں میں حیاتِ اَبدی کے ساتھ زندہ ہیں، اِن کے عِلم و اِدراک و سَمع و بَصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں [۷]۔

مسئلہ ۱۰: اِنھیں ایصالِ ثواب، نہایت مُوجبِ برکات وامرِ مستحب ہے، اِسے عُرفاً براہِ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں، یہ نذرِ شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا، اِن میں خصوصاً گیارھویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے [۸]۔

مسئلہ ۱۱: عُرسِ اولیائے کِرام یعنی قرآن خوانی، و فاتحہ خوانی، و نعت خوانی، و وعظ، و

۱......تمام خلافِ عادات باتیں یعنی کرامات۔

۲...... "شرح الفقه الأكبر" لملاّ علي القاري، خوارق العادات للأنبياء، والكرامات للأولياء حق، ص۷۹.

۳...... "المعتقد المنتقد"، منه (۱۵) أنّه تعالى مرئيّ بالأبصار في الآخرة، ص۵۸، ملخّصاً.

۴...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، من ضمن الرسالة: "أنهار الأنوار من يم صلاة الأسرار"، ج۷، ص۵۸٤.

۵...... المرجع السابق، ج۹، ص۷۹۷.

۶...... المرجع السابق، ص۷۹٦.

۷...... المرجع السابق، ص۷٦۰/۷٦۱، ملخّصاً.

۸...... المرجع السابق، ج۹، ص۵۹۸/۵۹۹.

ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے مَنہیاتِ شرعیہ(۱) وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں، اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

تنبیہ: چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہٖ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیازمندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے، اِن کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاحِ دارین تصوّر کرتے ہیں، اس وجہ سے زمانۂ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری، مریدی بھی شروع کر دی، حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں، لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کرلیں، ورنہ اگر بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست (۲)

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے، اول: سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سِوم: فاسق مُعلِن نہ ہو(۳)۔ چہارم: اُس کا سلسلہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تک متصل ہو(۴)۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ والدُّنيا وَالآخِرَةِ وَالِاسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الطَّاهِرَةِ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ، والحمد لِلّٰهِ رَبِّ العالمين۔

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱......یعنی وہ چیزیں جو شرعاً منع ہیں۔

۲......کبھی ابلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے لہٰذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے (یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے)

۳......یعنی اعلانیہ طور پر گناہ نہ کرتا ہو۔

۴...... "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، ج۲۱، ص۶۰۳.

مآخذ ومراجع

الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	دار الكتب العلمية، بيروت
أشعّة اللمعات شرح المشكاة	المكتبة الرشيدية، كوئٹه
البحر الزخّار المعروف بمسند البزار	مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة
براهينِ قاطعه	دار الاشاعت،کراچی
بهارِ شريعت	مکتبہ رضویہ، کراچی
تاريخ بغداد أو مدينة السلام	دار الكتب العلمية، بيروت
تاريخ الخلفاء للسيوطي	میر محمد کتب خانہ، کراچی
تحذير الناس	دار الاشاعت،کراچی
تحفة اثنا عشرية (أُردو)	دار الاشاعت،کراچی
الترغيب والترهيب	دار الكتب العلمية، بيروت
تفسير روح البيان	مکتبہ عثمانیة، كوئٹه
تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان	دار الكتب العلمية، بيروت
تفسير القرآن العظيم لابن كثير	میر محمد کتب خانہ، کراچی
التفسير الكبير للإ مام الفخر الرزاي	دار إحياء التراث العربي، بيروت
تفسير النسفي	دار المعرفة، بيروت
تقريرات الرافعي على رد المحتار	دار المعرفة، بيروت
تقوية الإيمان	میر محمد کتب خانہ،کراچی
جامع الترمذي	دار السلام، الرياض
حاشية الصاوي على تفسير الجلالين	دار الفكر، بيروت
حدائقِ بخشش	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، کراچی

حفظ الإيمان	قد يمى كتب خانه، كراچى
حلية الأولياء وطبقات الأصفياء	دار الكتب العلمية، بيروت
الخيالي حاشية على شرح العقائد النسفية	
دافع البلاء	
الدولة المكية بالمادة الغيبية	مركز أهل السنة بركات الرضا، الهند
ردّ المحتار على الدرّ المختار	دار المعرفة، بيروت
رسائلِ نعيميه	نعيمى كتب خانه، گجرات
روحانى خزائن	
الزواجر عن اقتراف الكبائر	دار المعرفة، بيروت
سنن أبي داود	دار السلام، الرياض
سنن ابن ماجه	دار السلام، الرياض
سنن الدارمي	قديمى كتب خانه، كراچى
السنن الكبرى للبيهقي	دار الكتب العلمية، بيروت
سيرتِ صدر الشريعة	مكتبهٔ أعلى حضرت
شرح السنّة	دار الكتب العلمية، بيروت
شرح صحيح مسلم، للنووي	أيچ أيم سعيد كمپنى، كراچى
شرح العقائد النسفيّة	قديمى كتب خانه، كراچى
شرح الفقه الأكبر لملاّ علي القاري	مير محمد كتب خانه، كراچى
شرح المواقف	دار الكتب العلمية، بيروت
شعب الإيمان	دار الكتب العلمية، بيروت
صحيح البخاري	دار السلام، الرياض

صحیح مسلم	دار السلام، الرياض
الفتاوى الرضوية (الجديدة)	رضا فاؤنڈيشن، لاهور
الفتاوى الهندية	المكتبة الرشيدية، كوئٹه
فيض القدير شرح الجامع الصغير	دار الكتب العلمية،بيروت
كنز العمّال في سنن الأقوال والأفعال	دار الكتب العلمية، بيروت
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	دار الفكر، بيروت
مدارج النبوّت	مركز أهل السنة بركات الرضا، الهند
مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح	دار الفكر، بيروت
المسامرة بشرح المسايرة	مطبعة السعادة بمصر
المستدرك على الصحيحين	دار المعرفة، بيروت
مسند أبي يعلى الموصلي	دار الكتب العلمية، بيروت
المسند للإمام أحمد بن حنبل	دار الفكر، بيروت
المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند	بركاتى پبلشرز، كراچى
المعجم الأوسط للطبراني	دار الكتب العلمية، بيروت
معجم البلدان	دار إحياء التراث، بيروت
المعجم الكبير للطبراني	دار إحياء التراث، بيروت
معجم لغة الفقهاء	إدارة القرآن والعلوم، كراچى
ملفوظات اعلى حضرت بريلوي	مشتاق بُك كارنر، اُردو بازار، لاهور
النبراس شرح شرح العقائد	مكتبة حقانية، ملتان
نسيم الرياض في شرح شفاء للقاضي عياض	دار الكتب العلمية، بيروت
اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر	دار الكتب العلمية، بيروت